REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPER FOR INDIA AT NO R.N.61/57

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم　　و علی عبدہ المسیح الموعود

POSTAL REGISTRATION NO. PJ/GDP-3

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

جلد ۳۶　　شمارہ ۴۰

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور
نائب:- قریشی محمد فضل اللہ

ہفت روزہ بدر قادیان

شرح چندہ
سالانہ ۴۵ روپے
ششماہی ۲۳ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۲۴۰ روپیہ
فی پرچہ ایک روپیہ

THE WEEKLY BADR QADIAN-143516

یکم اکتوبر ۱۹۸۷ ع　　یکم اخاء ۱۳۶۶ ہش　　۱۴۰۸ ہجری

Lt. Major Zaheeruddin Kha...
G.M.C. Commond Hospital
Sec:- 12
CHANDIGARH- 160012

اخبار احمدیہ

قادیان: مہر نبوکس (ستمبر) سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارہ میں ہفتہ زیر اشاعت کے دوران کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ احباب کرام التزام کے ساتھ اپنے محبوب آقا کی صحت و سلامتی، درازی عمر اور مقاصد عالیہ میں فائز المرامی کے لئے درد دل کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں

● محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان حسب پروگرام آج مورخہ ۲۷ کو لندن سے بذریعہ طیارہ روانہ ہو کر انشاء اللہ العزیز پرسوں مورخہ ۲۹ کو قادیان پہنچ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں آپ کا حامی و ناصر ہو اور بخیر و عافیت مرکز احمدیت میں واپس لائے۔ آمین۔

● مقامی طور پر محترمہ سیدہ امۃ القدوس صاحبہ بیگم محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ اور جملہ درویشان کرام و احباب جماعت بفضلہ تعالیٰ بخیر و عافیت ہیں۔ الحمد للہ

● مورخہ ۲۶ اور ۲۷ تبوک (ستمبر) کی تاریخوں میں لجنہ اماء اللہ قادیان کا دو روزہ مقامی اجتماع منعقد ہو کر بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ جس میں لجنہ و ناصرات کے دلچسپ علمی، ذہنی اور ورزشی مقابلے ہوئے۔ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کے نیک اثرات مترتب فرمائے اور عنقریب مرکز سلسلہ میں منعقد ہونے والے ہر سہ ذیلی تنظیموں کے سالانہ مرکزی اجتماعات کو بھی ہر جہت سے کامیاب اور بابرکت بنائے آمین۔

احمدیہ سمر اسکول لندن کی پندرہ روزہ تربیتی کلاس

ہفتہ ۱۵ تا ۲۸ ظہور (اگست) ۱۳۶۶ ہش / ۱۹۸۷ ع

رپورٹ مرسلہ محترمہ ثریا فازی صاحبہ انچارج احمدیہ سمر اسکول اسلام آباد۔ لندن

اس سال احمدیہ سمر اسکول کی تربیتی کلاسیں خدا کے فضل و کرم سے ۱۵ ظہور کو ٹلفورڈ اسلام آباد میں شروع ہوئیں۔ اس سے پہلے چونکہ ناصرات اور لجنہ کا سالانہ اجتماع تھا اس لئے سمر اسکول کی بیشتر بچیاں اور ممبرات لجنہ جمعہ کی شام اور ہفتہ کی صبح تک پہنچ گئیں۔ اسی طرح اسکول کی انتظامیہ بھی جمعہ کی شام کو اسلام آباد پہنچ گئی

جن بچیوں نے اجتماع اور کلاس میں شمولیت کرنا تھی اُن کی رجسٹریشن جمعہ کی شام کو کر لی گئی۔ باقی سب جماعتوں کی بچیوں کی رجسٹریشن ۱۶ ظہور کی شام کو کی گئی بفضلہ تعالیٰ امسال کرائیڈن، ساؤتھ آل، والتھم سٹو، لندن، سپین ویلی، ہائی ویکمب، وٹ فورڈ — (سیٹون ایج) آکسفورڈ، امریکہ، اسلام آباد ریڈنگ، بارکنگ، برمنگھم، لیمنگٹن سپا، گرین فورڈ اور نارتھ لندن کی بچیاں کلاس میں شامل ہوئیں۔

کلاس ناصرات:- ٹوٹل حاضری ۶۸۔ انچارج کلاس صادقہ خالد صاحبہ نائبہ (پہلا ہفتہ) فرحت ملک صاحبہ نائبہ (دوسرا ہفتہ) جمیلہ اختر صاحبہ

کلاس انچارج صادقہ خالد صاحبہ کے ساتھ ایک ہفتہ رپورٹ اور نائبہ کا کام فرحت ملک صاحبہ نے کیا۔ دوسرے ہفتے کے لئے جمیلہ اختر صاحبہ نے کیا۔

درس القرآن کے لئے پہلے دن مکرم مولوی عبد الکریم صاحب نے درس دیا۔ محترم مصطفیٰ ثابت صاحب نے "ہستی باری تعالیٰ" پر تین دن، محترم ناصر احمد دہلوی صاحب نے "مسیح ہندوستان میں" کے عنوان پر ایک دن محترم جلال شمس صاحب نے "عیسائیت" پر ایک دن، محترم فیروز محی الدین صاحب نے درس القرآن اور نماز و سورۃ فاتحہ کی تفسیر پر تین دن اور محترم نسیم احمد باجوہ صاحب نے تبلیغ کی اہمیت پر ایک دن لیکچر دیا۔ تلاوت قرآن پاک کی تصحیح پہلے ہفتے بشریٰ مجید صاحبہ سیالکوٹی نے ممبرات لجنہ اور ناصرات کو باری باری کروائی۔ محترمہ عارفہ ربانی صاحبہ نے بچیوں کو تین دن قرأت سکھائی محترمہ قانتہ قریشی صاحبہ نے بچیوں کو تین نظمیں یاد کروائیں۔ فرحت ملک صاحبہ نے تین دن اردو پڑھائی۔ چھوٹی چھوٹی دعائیں صادقہ خالد صاحبہ اور فرحت ملک صاحبہ نے بچیوں کو سکھائیں۔ صالحہ محمود صاحبہ نے "ہم اس معاشرے کو با اخلاق کیونکر بنا سکتے ہیں" کے موضوع پر تین دن لیکچر دیا۔ بچیوں سے سوالات کئے گئے اور ہر لیکچر کے بعد ٹیسٹ لیا گیا۔ فرزانہ اکبر صاحبہ نے بچیوں کو حضرت ابراہیم علیہ السلام۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حالات زندگی تین دن کہانیوں کی شکل میں پڑھائے جمیلہ اختر صاحبہ نے قرآن پاک کی تصحیح کروائی باری باری سب بچیوں سے سُنا جاتا رہا۔ تو

(باقی دیکھئے صفحہ ۳ پر)

جلسہ سالانہ قادیان

مورخہ ۱۸، ۱۹، ۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۶۶ ہش / ۱۹۸۷ ع کو منعقد ہوگا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس سال جلسہ سالانہ قادیان ۱۸، ۱۹، ۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۶۶ ہش / ۱۹۸۷ ع کی تاریخوں میں منعقد کئے جانے کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ احباب دعا کریں کہ جماعت کے لئے جلسہ سالانہ ۱۹۸۷ ہر لحاظ سے اپنی شان میں پہلے سے بڑھ کر ہو اور اللہ تعالیٰ اسے ہر لحاظ سے جماعت کے لئے مبارک کرے اور اپنے افضال و انوار و برکات نازل فرمائے احباب اس عظیم روحانی اجتماع میں شرکت کے لئے ابھی سے عزم کرتے ہوئے تیاری شروع فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ احباب جماعت کو پہلے سے بھی زیادہ تعداد میں جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

لجنہ اماء اللہ قادیان کے زیر اہتمام

پندرہ روزہ تربیتی کلاس اور جلسہ یوم امہات

رپورٹ مرتبہ مکرمہ محترمہ شمیم طیبہ صاحبہ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ قادیان

یہ محض خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ لجنہ اماء اللہ کی تنظیم ۶۵ سال سے مستورات کی تربیت و ترقی کے لئے بڑے جوش و خروش سے کام کر رہی ہے۔ اور اسی سلسلہ کی ایک اہم کڑی ہے تعلیم القرآن تربیتی کلاس کا انعقاد۔ اس کلاس کے تحت سال میں پندرہ دن ہم صرف قرآن مجید اور دین کی باتوں کو سیکھنے کے لئے وقف کرتے ہیں۔ لجنہ اماء اللہ قادیان کے تحت اس سال لگائی جانے والی یہ پانچویں کلاس تھی جو مورخہ ۱۰ر جون تا ۲۵ر جون لگائی گئی۔

کلاس کے لئے ممبرات کے دو گروپس بنائے گئے تھے۔ معیار اول میں فرسٹ ائیر سے اوپر کی تمام ممبرات شامل تھیں اور معیار دوئم میں پریپ اور اس سے کم تعلیم یافتہ ممبرات شامل تھیں۔ کل ۷۵ ممبرات نے کلاس میں شرکت کی۔

نصاب :۔ کلاس کے نصاب کو اس طرح تقسیم کیا گیا تھا۔

❶ قرآن کریم۔ معیار اول۔ دوسرا پارہ رکوع ۱ تا تیسرا پارہ رکوع ۸ باترجمہ۔ سیدہ حضرت مریم صدیقہ صاحبہ کی سورۃ فاتحہ اور سورۃ بقرہ کے ایک رکوع کا لفظی اور با محاورہ ترجمہ اور مختصر تفسیر کی کیسٹ سن کر نوٹس تیار کرنا۔

معیار دوئم :۔ پہلا پارہ تلث تا رکوع ۱۴ باترجمہ۔ نماز باترجمہ دونوں گروپس کے لئے رکھی گئی تھی۔

❷ حدیث :۔ چالیس جواہر پارے سے ۱۰ احادیث مع ترجمہ و تشریح۔

❸ کلام :۔ معیار اول :۔ آنحضرت علیہ السلام کی پیشگوئیوں کے متعلق کتاب۔ ضرورۃ الامام برائے مطالعہ

معیار دوئم :۔ دلائل خاتم النبیین۔ ہندوؤں اور سکھوں کے اسلام پر اعتراضات اور جوابات

❹ تاریخ :۔ ایک ترقی کرنے والی قوم کے لئے اپنے بزرگان کے حالات اور تاریخ کا جاننا نہایت ضروری ہے۔ اس کے پیش نظر تربیتی کلاس کے لئے تاریخ کا مضمون بھی رکھا جاتا ہے۔ اس سال اس کے تحت معیار اول کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دو صحابہ اور دو صحابیات کے حالات زندگی۔ نیز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دو صحابہ اور ایک صحابیہ کے حالات زندگی رکھے گئے تھے۔

معیار دوئم :۔ سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ سیرت حضرت خدیجہ و سیرت حضرت عائشہ رکھی گئی تھیں۔

❺ تشریح اشعار :۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چیدہ چیدہ دس اشعار کی تشریح دونوں معیار کے لئے۔

❻ فقہ :۔ حضرت حافظ روشن علی صاحب کی کتاب "فقہ احمدیہ" سے کچھ سوال و جواب رکھے گئے

❼ دعائیں :۔ مغفرت چاہنے کی، ہدایت کے بعد گمراہی سے بچنے، مجلس سے اٹھنے۔ غصہ اور طیش کے شر سے بچنے کی دعائیں نیز بعض آیات قرآنیہ کے بعد پڑھے جانے والے کلمات بھی ممبرات کو یاد کرائے گئے۔

کلاس روزانہ چار بجے شروع ہوتی رہی ممبرات نماز عصر باجماعت ادا کرتی رہیں۔ لجنہ قادیان کی ۶ ممبرات نے اپنا وقت دیا اور کلاس کو نصاب کی تیاری کروائی اور امتحان لیا۔ اس کے علاوہ تاریخ، کلام اور اشعار کی تشریح کے لئے مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد، مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری اور مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم سے درخواست کی گئی تھی جنہوں نے ہماری درخواست کو قبول کیا اور اپنا قیمتی وقت دے کر ممبرات کو نوٹس لکھوائے جزاکم اللہ تعالیٰ۔ علاوہ ازیں تقاریر کے لئے علماء کرام سے درخواست کی گئی تھی۔ ہم تمام علماء کرام کے تہہ دل سے ممنون ہیں کہ انہوں نے ہماری کلاس کے لئے بیش قیمت علمی تقاریر فرمائیں۔ روزانہ بعد نماز عصر تقاریر کا یہ پروگرام اس طرح تھا۔

۱۔ سیرت آنحضرت صلعم کا ایک پہلو۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب

۲۔ سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری

۳۔ برکات خلافت۔ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب طاہر۔

۴۔ اسلام میں زوال کا باعث منافقین تھے مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد

۵۔ سیرت حضرت بابا نانک۔ مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی

۶۔ قوم کی تعمیر میں عورت کا مثالی کردار مکرم مولوی خورشید احمد صاحب پربھاکر

۷۔ نئی نسل کی پود سے بگڑنے کی وجوہات مکرم مولوی بشیر احمد صاحب دہلوی۔

۸۔ وقف جدید اور اسکی اہمیت۔ مکرم مولوی عبد الحق صاحب فضل

۹۔ دور خلافت راشدہ اتنا جلد کیوں ختم ہو گیا مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم

۱۰۔ قومی یکجہتی سے متعلق اسلامی تعلیم۔ مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب۔

تمام ممبرات نے ان تقاریر کو سن کر نوٹ لیئے اور فائدہ اٹھایا۔ کلاس کے اختتام پر دونوں معیار کا امتحان لیا گیا جس میں ۵۲ ممبرات نے حصہ لیا۔ پوزیشن حاصل کرنے والی ممبرات کے نام درج ذیل ہیں۔

معیار اول

اوّل۔ عزیزہ قمر النساء

دوئم۔ عزیزہ راشدہ رحمٰن

سوئم۔ عزیزہ مریم صدیقہ

چہارم۔ عزیزہ امۃ الرؤف

معیار دوئم

اوّل۔ عزیزہ طیبہ صدیقہ

دوئم۔ عزیزہ طاعت بشریٰ

سوئم۔ عزیزہ نصرت رابع

چہارم۔ عزیزہ امۃ الحیٔ شیخ

جلسہ یوم امہات :۔ مورخہ ۲۷؍ کو محترمہ سیدہ آپا جان صاحبہ کی زیر صدارت عزیزہ مبارکہ بیگم کی تلاوت قرآن مجید سے جلسہ یوم امہات کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ بعدہ عزیزہ نعیمہ نسیم نے عہد نامہ دوہرایا۔ محترمہ صبیحہ سلطانہ صاحبہ نے سیدنا حضرت مسیح موعود کا پاکیزہ کلام "تو نہ ہو ذات جماعت مجھے کچھ کہنا ہے" خوش الحانی سے سنایا۔ رپورٹ تربیتی کلاس خاکسار نے سنائی۔ ازاں بعد حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے تربیت کے متعلق ارشادات مکرمہ بشریٰ صادقہ صاحبہ نے سنائے آخر میں محترمہ سیدہ آپا جان صاحبہ نے بہنوں سے خطاب فرمایا۔ آپ نے مستورات کو یوم امہات کی غرض و غایت بتاتے ہوئے تربیت اولاد کے ضمن میں دعاؤں پر بہت زیادہ زور دینے کی تاکید فرمائی۔

خطاب کے بعد آپ نے دعا کروائی اور جلسہ کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی اولاد کی بہترین رنگ میں تربیت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ۔

جاوداں اک بہار آئی ہے

واہ کیا بات حضرت طاہر
جاوداں اک بہار آئی ہے
جو چلے ہیں کارواں لے کے بلند
بھارت و دنیا کا وہ سپاہی ہیں
زندہ رہنے کا یہ چیلنج ہر
چھوٹے چھوٹے فرد واحد کو
دل میں اک آگ سی بھڑکا اٹھی
دال وزر ہے، تو جیب خالی ہے
تیرے دیوانے ساری دنیا میں
کفر مٹ جائے ساری دنیا سے
اے خدا آپ ہی مدد کیجو
آخری ایک شعر کا جملہ
خوف ہے کہ کہیں نہ ایسا ہو
قافلہ کارواں تیز قدم
میری کاوش قبول ہو یا رب

لاکھ برکات حضرت طاہر
جب سے آئے ہیں حضرت طاہر
اور منزل نظر کے آگے ہے
قافلے بڑھ گئے رات دن چلنے کو
قوم کو یوں سکھا دیا تو نے
داعی حق بنا دیا تو نے
جان رکھے ہوئے ہتھیلی پر
چل پڑے ہیں خدا توکل پر
دل میں بس ایک ہی لگن لیکر
حملہ آور ہوئے ہیں باطل پر
جان کمزور وقت مشکل ہے
قصر باطل میں ایک ہلچل ہے
میں کہیں راستے میں کھو جاؤں
اور میں گرد راہ ہو جاؤں
میری کمزوریاں شمار نہ کر

واسطہ تجھ کو تیری رحمت کا
میرے عیبوں کو آشکار نہ کر

(محمد احمد عمر)

خطبہ جمعہ

اپنے مظلوم احمدی بھائیوں کیلئے دُعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اُن کے مصائب کا دور ختم فرمائے

اور اگر اس کے ہاں یہی مقدر ہے کہ صبر کا یہ دور کچھ اور لمبا چلے تو ان کے حوصلوں کے دل بڑھا دے

تاکہ پھر وہ اس مشکل وقت میں ہی حوصلے ہارنے کی بجائے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے پہلے سے بڑھ کر قائل ہوتے چلے جائیں

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۱۷ / وفا (جولائی) ۱۳۶۶ ہش / ۱۹۸۷ء بمقام اسلام آباد لندن (یو کے)

محترم عبد الحمید صاحب قاضی، ۱۶ گریسن ہال روڈ لندن کا مرتب کردہ یہ بصیرت افروز خطبہ جمعہ ادارہ [illegible] اپنی ذمہ داری پر ہدیۂ قارئین کر رہا ہے
(ایڈیٹر)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور اقدس نے مندرجہ ذیل آیت کریمہ کی تلاوت فرمائی:-

إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ ۝

اور پھر فرمایا:-

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ یوکے کا تیسرا سالانہ جلسہ ہے جس میں ہمیں شرکت کی توفیق مل رہی ہے۔ ویسے تو یوکے میں اس سے پہلے بھی بہت سے جلسے ہوتے رہے مگر جب میں تیسرا سالانہ جلسہ کہتا ہوں تو مراد یہ ہے کہ ایسا سالانہ جلسہ جس میں خلیفہ وقت نے بھی شرکت کی ہو اور اس غرض سے دور دنیا سے بہت سے ممالک سے لوگ محض اس غرض سے یہاں کے جلسے میں شرکت کے لئے تشریف لائے ہوں کہ اس جلسے میں خلیفہ وقت بھی شریک ہے۔

اس پہلو سے اس جلسے میں، جو آج کے دن رونق نظر آیا کرتی تھی، اس دفعہ اس میں

کچھ کمی دکھائی دے رہی ہے

جس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ انگلستان کی حکومت نے پاکستان سے آنے والے احمدیوں سے بالخصوص بہت سخت رویہ اختیار کئے رکھا اور ایک بڑی بھاری تعداد پاکستان سے آنے والے احمدیوں کی ایسی تھی یعنی جو یہاں جلسے میں شمولیت کے لئے آنا چاہتے تھے۔ اُن کی تعداد ایسی تھی، جنہیں بڑی درشت روئی سے اور بد خلقی سے ویزا دینے سے انکار کر دیا گیا۔ بالعموم انگلستان کی حکومت سے اس قسم کی توقعات نہیں کی جاتیں۔ کیونکہ دنیا میں ان کے عدل کا معیار بہت اونچا مشہور ہے۔ اور ان کی روایات اس پہلو سے بہت بلند ہیں۔ اس لئے ہم نہیں کہہ سکتے کہ یہ باقاعدہ حکومت کی پالیسی کے تابع ہوا یا انفرادی طور پر کوئی بد خلق افسر تھا جس نے اپنے طور پر یہ زیادتی کی۔ مگر بہرحال، جو بھی صورت تھی اس کا جماعت احمدیہ کے اس جلسے کی حاضری پر بہت ہی بڑا اثر پڑا۔ اس کے باوجود ہم کو شکوے کا حق نہیں۔ ان کے انصاف کے معیار سے تو شکوے کا حق ضرور ہے۔ لیکن جس قسم کے انصاف کا مظاہرہ خود ہمارے اپنے بھائی ہم سے کر رہے ہیں، اس کو دیکھیں تو ہرگز ان سے شکوے کا کوئی حق نہیں بلکہ ہم پھر بھی ان کا شکریہ ادا کرنے کے سزاوار ٹھہرتے ہیں۔ کیونکہ اختلاف مذہب کے باوجود، باوجود اس کے کہ ہم میں سے بہت سے آج یہاں ایسے ہیں جن کا اس وطن کی شہریت سے کوئی تعلق نہیں، اس کے باوجود بالعموم قوم بڑے حوصلے کا سلوک کرتی ہے اور بالعموم ان کا رویہ دوستانہ یا شریفانہ رہتا ہے۔

پاکستان کے جن حالات کے متعلق میں نے اشارۃً ذکر کیا ہے۔ کچھ عرصے سے میں نے ان کے متعلق تفصیلی روشنی نہیں ڈالی لیکن آج کے خطبے کے لئے میں نے ایک خاص پہلو سے اُن واقعات پر روشنی ڈالنے کا فیصلہ کیا ہے۔ وہ تحریک جو

عمومی مخالفت کی تحریک

تھی، وہ تحریک جس میں حکومت علی الاعلان یہ کہہ کر شامل ہوئی اور بارہا اعلان ہوئے کہ ہم نے یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ جماعت احمدیہ کو اس ملک سے نیست و نابود کر دیں۔ ایک لمبے عرصے کی جاہلانہ کوششوں کے باوجود معلوم ہوتا ہے کہ ایسے لوگ جو یہ ارادے لے کر اُٹھے ہوئے تھے، وہ یہ سمجھ چکے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے اُن کو یہ توفیق نہیں بخشی کہ وہ جماعت احمدیہ کو نقصان پہنچا سکیں۔ ہاں جماعتی رنگ میں کچھ نقصانات کی تکلیف دہ باتیں تو کر سکتے ہیں، ایذا رسانی تو ممکن ہے، لیکن یہ ممکن نہیں کہ وہ نعوذ باللہ من ذالک، جماعت احمدیہ کو کسی پہلو سے کوئی ذاتی نقصان پہنچا سکیں۔ عارضی تکلیف، کے دن آتے بھی ہیں اور چلے بھی جاتے ہیں اور یہ باتیں

"آپس میں ایک دوسرے کیساتھ عزت سے پیش آؤ"
(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش:- گلوب ربر مینوفیکچرس ۲۰ رابندرا سرانی۔ کلکتہ ۷۰۰۰۷۳
فون: 27-0441
گرام: "GLOBEXPORT"

خوابیں بن جایا کرتی ہیں۔ مگر ایک بات بہر حال درست ہے کہ خوابیں خواہ کیسی ہی بھیانک کیوں نہ ہوں، جماعت احمدیہ کے حق میں ان کی تعبیریں ہمیشہ حسین نکلتی ہیں اور ان چند ڈراؤنے خوابوں کو دیکھنے کے بعد اللہ تعالیٰ اپنے فضل کے ساتھ برکتوں اور خوشیوں کے دن چڑھاتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسے نظارے جماعت احمدیہ دیکھتی ہے کہ خوابیں کبھی بداثر، اُن کی یاد پہ بھی باقی نہیں چھوڑتیں

مگر جب تک خواب کی کیفیت طاری ہو، جب انسان اس، بعض اوقات دل ہلا دینے والے نظارے سے گزر رہا ہو جو وہ خواب میں دیکھتا ہے تو صرف بچہ ہی نہیں، بسا اوقات بڑا، عمر رسیدہ انسان بھی تکلیف محسوس کرتا ہے۔ کچھ دیر کے لئے وہ گھبراتا ہے اور پریشان ہوتا ہے اور چاہتا ہے کہ جلد یہ خواب کی کیفیت دور ہو۔ اور بسا اوقات خواب کے دوران ہی ایسے کچھ پر بھی محسوس ہونے لگتا ہے کہ یہ خواب ہیں۔ میرا علاج تو کچھ بھی اثر نہیں سکیگی مگر اس کے باوجود ایک تکلیف کی حالت میں ہوں۔ پس کچھ اسی قسم کی کیفیت آج جماعت احمدیہ کی ہے۔ ماضی پر نظر ڈالیں تو یقین سے دل بھر جاتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے ان جماعتوں کو جن کی داغ بیل اس نے اپنے ہاتھ سے ڈالی ہو، کبھی بھی نہیں چھوڑا۔ وقتی ابتلاء آتے ہیں اور گزر جاتے ہیں اور ان کے عقب میں ہمیشہ عظیم الشان کامیابیاں ان کے قدم چومنے کے لئے تیار رہتی ہیں۔ اور خدا تعالیٰ ہمیشہ بار بار اپنے فضل سے کرتا ہے۔ اس کے باوجود جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے۔ ابھی ہم خواب کی اس حالت میں سے گزر رہے ہیں جس کی تکلیف کا احساس بھی ساتھ ساتھ شامل حال ہے۔

لیکن تکلیف پہنچانے کے یہ عمومی دعاوی اور یہ کوشش کہ سارا ملک جماعت احمدیہ کے خلاف حرکت میں آجائے ان دعاوی کا اب وہ حال نہیں رہا اور ان کوششوں کا بھی اب وہ حال نہیں رہا کیونکہ خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ

پاکستان کے عوام

نے ایسے دعاوی کرنے والوں کی امنگوں پر پانی پھیر دیا ہے۔ جو یہ سمجھتے تھے کہ ظلم کی ہر راہ میں یہ ہمارے شریکِ سفر ہو جائیں گے۔ بلکہ عوام کی بھاری اکثریت، بار بار ان کی کوششوں کو دھتکارتی رہی ہے اور رد کرتی رہی ہے اور دن بدن اللہ تعالیٰ کے فضل سے رائے عامہ میں جماعت احمدیہ کے حق میں اچھے خیالات پیدا ہونے شروع ہو گئے ہیں جو بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔ بلکہ بعض اوقات ایسی ایسی خبریں بھی ملتی ہیں کہ وہ لوگ جو پہلے ظلم میں شریک ہوا کرتے تھے نہ صرف ہاتھ کھینچ بیٹھے ہیں بلکہ جماعت کی تائید میں لفظی اور فعلی طور پر جو کچھ ان سے بن سکتا ہے وہ کرنا شروع کر چکے ہیں۔

پس بالعموم تو یہی کیفیت ہے لیکن ایک معاملے میں حکومت کے کارندے اور علماء یعنی سارے علماء تو ہرگز نہیں، علماء کا ایک سو طبقہ، ایک بدنصیب طبقہ، ابھی تک ان مذموم کوششوں سے باز نہیں آرہا بلکہ بعض پہلوؤں سے اور زیادہ شدت اختیار کرتا چلا جاتا ہے۔ اور ان کا تخریبی دائرہ کلمہ توحید کو ہٹانے کی حد تک محدود ہو چکا ہے۔ ان کی تمام تر توجہ اب اس جہاد پہ مرکوز ہے کہ جس طرح بھی بن پڑے، کلمہ طیبہ کو جماعت کے سینوں سے نوچ پھینکا جائے۔ ان کی مساجد سے مٹا کر نیست و نابود کر دیا جائے اور جہاں تک بس چلے ان سے کلمہ طیبہ کا کھلا کھلا انکار کروایا جائے کلمہ طیبہ، جسے ہم پاکستان اور ہندوستان کے ایک بڑے حصے میں، کلمہ طیبہ کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ درحقیقت کلمہ شہادت کہلاتا ہے۔ اور عرب دنیا اِسے کلمہ شہادت کے نام سے جانتی ہے اور یہی اصل صحیح اصطلاح بھی ہے۔ مراد یہ ہے یہ گواہی دینا یہ شہادت دینا کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے، اُس کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے ایک بندے اور رسول ہیں۔

پس اس وقت پاکستان کی حکومت کے کارندوں اور علماء کے ایک ٹولے کی تمام تر کوشش، اس بات پر مرکوز ہو چکی ہیں کہ اس کلمے کا جماعت احمدیہ سے جبراً انکار کروایا جائے۔ وہ کہتے ہیں کہ اگر تم یہ گواہی دو کہ اللہ ایک ہے اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سچے ہیں اور خدا کے رسول ہیں تو ہمیں اتنی تکلیف پہنچتی ہے، ایسا اشتعال آتا ہے کہ ہم اسے برداشت نہیں کر سکتے۔ ہاں اگر تم یہ گواہی دو کہ خدا ایک نہیں بلکہ بے شمار ہیں اور اگر یہ گواہی دو کہ، نعوذ باللہ من ذالک، حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے بندے اور رسول نہیں ہیں، تو پھر ہم تم سے اعراض کریں گے، پھر تم جو چاہو کرتے پھرو، پھر ہم تم سے کوئی باز پرس نہیں کریں گے۔

یہ اعلان ہے جو بار بار مساجد کے منبروں سے بھی ہو رہا ہے اور پاکستان کی عدالت کی کرسیوں سے بھی ہو رہا ہے۔ اعلیٰ کھلم کھلا جج یہ اعلان کرتے ہیں کہ تم احمدیوں کا کوئی حق نہیں کہ یہ گواہی دیں کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے سچے رسول ہیں۔ اور یہ بیماری چھوٹی سطح کی عدالتوں میں نسبتاً کم ہے۔ اور اوپر کی سطح کی عدالتوں میں جہاں ان کو حکومت سے اپنی ترقیات کی تمنائیں وابستہ ہیں، کہیں کہیں نمایاں طور پر سر نکالتے دکھائی دیتی ہے۔ بالعموم عدلیہ کے متعلق تبصرہ پسندیدہ نہیں۔ اس لئے میں اس پر مزید کچھ گفتگو نہیں کرتا۔ لیکن ان کے سب تبصرے جو جماعت احمدیہ، اور بانیٔ جماعت احمدیہ کے متعلق ہیں ایسے ناپسندیدہ اور ایسے مکروہ اور ایسے جھوٹے اور ایسے بے بنیاد ہیں کہ انسان حیرت سے دیکھتا ہے کہ ان فیصلوں، ان تبصروں کے بعد، ان کا کیا حق باقی رہتا ہے کہ وہ عدلیہ کہلائیں۔

آج میں جس پہلو سے آپ کے سامنے بعض حالات رکھنا چاہتا ہوں وہ پہلو ہے اُن

اسیرانِ راہِ مولیٰ کے دل کی کیفیات

اور ان کی اپنی زبان سے ذکر کہ اُن پر کیا گزر رہی ہے، اُن سے اُس ملک میں کیا سلوک ہو رہا ہے۔ اس ضمن میں، میں پہلا اقتباس آپ کے سامنے مکرم جہانگیر جویا صاحب ایڈووکیٹ ضلع خوشاب، حال شاہ پور جیل کے خط سے پڑھ کر سناتا ہوں۔ آپ کو یہ بار بار توفیق ملی کہ کلمہ طیبہ پڑھنے کے جرم میں کلمہ شہادت پڑھنے کے جرم میں اور اُسے عزت اور پیار سے اپنے سینے پہ آویزاں کرنے کے جرم میں بار بار جیل میں جائیں اور جتنی بار پھر ضمانت پہ نکالے جائیں، پھر دوبارہ اسی جرم کا اعادہ کریں اور پھر جیل میں جائیں۔ یہاں تک کہ اب تو کئی ماہ سے ان کی ضمانت کی امیدیں بھی قطع ہو چکی ہیں۔ ہائی کورٹ نے بھی یہ تبصرہ کرتے ہوئے ان کی ضمانت کو رد کر دیا ہے کہ یہ تو ایسا بھیانک جرم ہے، اللہ کی اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کی گواہی دینا کہ ان کے خلاف تو توہین رسالتؐ کے مقدمے درج ہونے چاہئیں۔ بہرحال وہ لکھتے ہیں:۔

”دو روز قبل مورخہ ۲۷ جولائی کو خوشاب کے ۷ افراد جماعت احمدیہ کلمۂ طیبہ کے جرم میں خاکسار کے پاس جیل میں پہنچ چکے ہیں اور دو افراد جماعت احمدیہ ڈیرہ بوستان و ڈیرہ چانن خان والے سے بھی تعلق رکھتے ہیں۔ اس بار پولیس انسپکٹر عبدالحمید خان نیازی نے اسیران کلمہ طیبہ کو خوب مارا۔ خان محمد صاحب انصار اور بوڑھے آدمی تھے۔ اُن کو بہت مارا اور اُن کا ایک دانت بھی خراب ہو گیا۔ اُن کی عمر قریباً ۶۰ سال ہے۔ ان کو اس پولیس انسپکٹر نے مارتے ہوئے کئی بار نیچے گرایا۔ اُن کے علاوہ میر عالم صاحب مبشر احمد صاحب، رانا اسداللہ صاحب اور مشتاق احمد صاحب کو بھی اس انسپکٹر نے نہایت بے رحمی سے مارا۔ مبشر کی عمر تو صرف تیرہ سال ہے“

جس بچے مبشر احمد کا ذکر ہے اس کا اپنا خط بھی ملا ہے کہ وہ کس تجربہ سے گزرا ہے۔ وہ لکھتا ہے:۔

”میرے آقا، جماعت احمدیہ خوشاب نے جب پانچویں مرتبہ کلمہ طیبہ، بیت الذکر، مسجد احمدیہ۔ ایڈیشن خوشاب کی پیشانی پر تحریر

کیا، تو اُس رات بیت الذکر کی حفاظت کے لئے، خدام کے ہمراہ میں نے بھی بیت الذکر میں قیام کیا (یعنی یہ طفل تھے، پندرہ سال سے کم عمر کے بچے طفل کہلاتے ہیں وہ خدام میں شامل نہیں ہوتے اس لیئے اس پر فرض تو نہیں تھا لیکن طوعی، لفلی طور پر اُس حفاظت کے گروہ میں شامل ہوگیا۔) بیت الذکر کو اندر سے تالا لگا کر ہم سب آرام سے سو گئے۔ رات کو تقریباً دس، گیارہ بجے، سیٹی مجسٹریٹ ایک بھاری پولیس کی تعداد کے ساتھ بیت الذکر پہنچے۔ ایک پولیس مین نے بیرونی طرف سیڑھی لگائی اور یوں دیوار پھلانگ کر قانونی اور اخلاقی جرم کرتے ہوئے اندر داخل ہوئے عاجز یہاں

موجود افراد میں سے سب سے چھوٹا بچہ

تھا۔ عمر تقریباً ۱۴ سال ہے۔ سب سے پہلے اس عاجز کی مشکیں پیچھے کی طرف اتنی سختی سے باندھیں جس طرح میں نے کوئی بہت بڑا قصور کیا ہو۔ اللہ جانتا ہے کہ ہم نے کوئی جرم نہیں کیا۔ پھر زیادتی پر زیادتی یہ کہ انسپکٹر نے دو زوردار تھپڑ خاکسار کو رسید کئے۔ پھر باہر لے جا کر ایک پولیس مین نے دو تھپڑ دے مارے۔ سیٹی مجسٹریٹ نے پولیس مین کو کہا کہ دو تھپڑ اور لگاؤ۔ اس پر اُس سپاہی نے ایک اور تھپڑ رسید کیا۔ اس کے بعد میرے دیگر ساتھیوں کا ایک ایک ہاتھ باندھا جبکہ میرے دونوں ہاتھ پیچھے کی طرف کر کے بڑی سختی سے باندھے ہوئے تھے۔ پھر پولیس مین کالے رنگ کے موبل آئل (BLACK MOBIL OIL) سے کلمہ طیبہ کو مٹا کر توحید باری تعالیٰ اور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مٹا کر ہم پانچ افراد کو ویگن میں بٹھا کر تھانے لے گئے وہاں جا کر عاجز کو دوبارہ انسپکٹر پولیس نے دو تھپڑ اور ایک تھپڑ اے۔ آئی۔ ایس (A.I.S.) نے مارا گویا ان کی نظروں میں یہ عاجز ہی سب سے بڑا گناہ گار مجرم تھا۔ اس وقت ہم ۹ اسیرانِ کلمہ طیبہ ڈسٹرکٹ جیل صدر شاہ پور میں ہیں۔"

کیا جرم کر رہے ہیں وہاں ؟

پنجگانہ نمازیں اور نمازِ تہجد، باجماعت التزام سے ادا کر رہے ہیں۔"

یہ تو ایک بچے کے ساتھ اُس بھیانک جرم میں سلوک کیا گیا ہے کہ اُس نے اللہ کی توحید اور حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کی گواہی دی تھی۔ ایک نیم پاگل، یعنی فاطر العقل، جو مجہول سے لوگ ہوتے ہیں، ایک ایسا شخص مسجد بیت الذکر، پیرانوالہ میں خادم بیت ہے اور وہ خود بھی جانتا ہے کہ میری ذہنی حالت درست نہیں وہ یہ لکھتا ہے

"عاجز جامع مسجد بیت الذکر واقعہ محلہ پیرانوالہ میں بطور خادم بیت الذکر کام کرتا ہے۔ پولیس کو اچھی طرح علم ہے کہ میرا دماغ ٹھیک نہیں ہے۔ پیشتر ازیں بھی خاکسار پر اذان کا کیس چل رہا ہے۔۔"

یعنی یہ جرائم ہیں۔ اذان کا جرم بھی ایک بڑا خطرناک جرم ہے۔

"سیدی مورخہ ۲۶۔۶۔۸۷ کو جب پولیس نے پانچویں دفعہ کلمہ طیبہ مٹانے کے لئے کوشش کی تو اس عاجز کے بھی پیچھے سے ہاتھ باندھ کر، زوردار تھپڑوں سے مارنا شروع کیا۔ عاجز نے سی تک نہ کی اور محض للہ، صبر و استقلال سے، انسپکٹر پولیس کی مار کو برداشت کیا اور اپنے چند دیگر ساتھیوں کے ساتھ ہنستے ہوئے حوالات تھانہ خوشاب، اور پھر یہاں سے ڈسٹرکٹ جیل، صدر، بھیجے گئے۔ ہم اپنے پیارے امیر ضلع مکرم جہانگیر جوئیہ کے ہمراہ اس وقت جیل میں بند ہیں۔

مکرم امیر صاحب ضلع خوشاب، دوبارہ لکھتے ہیں :-

"اب

پولیس نے پانچویں بار مسجد احمدیہ خوشاب سے کلمہ طیبہ مٹا دیا

ہے اور اُس کے ساتھ ہی نو ۹ احمدی احباب کو گرفتار کر کے جیل بھیج دیا ہے۔ اب شہر خوشاب میں بہت کم مرد رہ گئے ہیں۔ اکثر احمدی احباب کلمہ طیبہ کے جرم میں جیلوں کی تنگ و تاریک کوٹھڑیوں میں پڑے ہوئے ہیں۔ اب ہم سفید پینٹ سے ہم کلمہ طیبہ لکھیں گے کیونکہ پولیس نے مسجد کے سامنے والی بیرونی دیوار کو پوری طرح سیاہ کر دیا ہے۔ اور مسجد کی حالت بھی سیاہ تیل سے خراب کر دی ہے۔ باہر کے دروازے کو تالا لگا دیا ہے۔ اب ہم جلد از جلد کلمہ طیبہ لکھوا رہے ہیں ہم کلمہ طیبہ کی پوری حفاظت کریں گے چاہے ہماری عورتوں کو بھی جیل جانا پڑے کیونکہ پولیس والوں نے ہمیں یہ دھمکی دے دی ہے کہ اب ہم آپ کی عورتوں کو بھی جیل میں بھیجیں گے۔ ہم اس پر پوری طرح تیار ہیں اور کلمہ طیبہ لکھتے رہیں گے اور ایک لمحے کے لئے بھی اس سے باز نہیں آئیں گے۔ دشمن جو کر سکتا ہے کرتا پھرے وہ ہمارے عزم اور ہمت کو پامال نہیں کر سکتا۔۔"

پیر کوٹ ثانی گوجرانوالہ میں ایک گاؤں ہے۔ وہاں کے ایک احمدی دوست کا واقعہ بھی ہے۔ کہ کس طرح وقت کے علماء بالکل کھلا کھلا جھوٹ بول کر احمدیوں پر فرضی مقدمے بناتے اور پھر فرضی گواہ بناتے اور انہیں خدا کا کوئی خوف نہیں۔ اور تلاش میں رہتے ہیں کہ کس طرح کسی احمدی کے خلاف جھوٹے گواہ بنا کر، کوئی مقدمہ قائم کروائیں۔ چنانچہ اس وقت یہ بھی جیل میں ہیں اور جیل سے ہی اپنی داستان لکھ رہے ہیں کہ مجھ پر کیا گزری۔ چنانچہ لکھتے ہیں کہ:

"مولویوں نے جھوٹا مقدمہ درج کرا کے، کہ نعوذ باللہ من ذالک میں نے حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک کی ہے جن پر میری جان، مال، اولاد، سب کچھ نچھاور ہے۔ مجھے اس مقدمے میں جیل بھجوایا اور چونکہ میں جیل میں نمازیں بھی پڑھتا رہا اور تلاوت بھی کرتا رہا اور چونکہ مولویوں کے وفود پہنچ کر ساتھ کے قیدیوں کو مشتعل کرتے رہے کہ یہ اب بھی نمازیں پڑھنے اور کلمۂ توحید بلند کرنے سے باز نہیں آ رہا اس لئے اُن کی شکایت پر مجھے چکی میں بند کر دیا گیا۔" (چکی وہ اندھیری کوٹھڑی ہوتی ہے جس میں موت کی سزا پانے والے قیدیوں کو پھانسی دینے سے پہلے بند کیا جاتا ہے) کہتے ہیں وہاں بھی میں نمازوں سے باز نہیں آیا نہ آ سکتا تھا اور بلند آواز سے تلاوت کرتا رہا جس کی آواز سن کر بعض ساتھ کے

قیدیوں نے سپرنٹنڈنٹ جیل سے شدید احتجاج کیا

کہ خدا کے اس نیک بندے کو تم نے سراسر ظلم کی راہ سے چکی میں بند کیا ہے اور ہم اس کے خلاف احتجاج کرتے ہیں کہ اسے چکی سے نکالو" چنانچہ اس احتجاج کے نتیجہ میں سپرنٹنڈنٹ جیل مرعوب ہو کر انہیں چکی سے نکالنے پر آمادہ ہو گیا۔ چونکہ اکثر قیدی سخت جرائم پیشہ ہوتے ہیں اور خصوصاً سخت سزا پانے والے قیدی جو چکی کے گرد و پیش رکھے جاتے ہیں یا وہ خود بھی شاید چکی میں ہوں، وہ مزاج کے لحاظ سے بھی درشت ہوتے ہیں۔ اس لئے ان کا کسی نہ کسی رنگ میں رعب ہوتا ہے جیل کے افسران پر۔ پھر وہ جرائم میں شریک ہوتے ہیں، پیسے لیکر، منشیات وغیرہ (DRUGS) سمگل کروانے میں ممد اور معاون بنے ہوئے ہوتے ہیں۔ تو ان کے کئی قسم کے ایسے تعلقات ہوتے ہیں جن کے نتیجے میں، اُن کے احتجاج کے نتیجے میں، اِن کی سزا میں نرمی کر دی۔ ویسے خدا کا کوئی خوف اُس شخص کے دل میں نہیں آیا۔

ہمارے سلسلے کے ایک بہت ہی مخلص خادم اور بڑے فعّال کارکن، سرگودھا کے خادم حسین صاحب وڑائچ لکھتے ہیں :-

"۲۳ جون کو تقریباً پونے تین بجے دوپہر، ہمارے مخلص دوست مبارک احمد صاحب چیمہ، سرگودھا سے جوہر آباد جانے کے لئے بس پر سوار ہوئے تین موٹر سائیکل سوار غنڈوں نے اُن کی بس کو روک کر، اُن کو بس سے اتر والیا نیچے اتار کر شدید زدوکوب کیا اور پھر زبردستی رکشا میں بٹھا کر تھانے لے جانے کی کوشش کی۔ ان کے پاس ایک کتابچہ تھا، وہ چھین لیا اور ایک سو چھتیس روپے جیب سے نکال لیئے اور یہ عزم ظاہر کیا کہ ہم تھانے جا کر یہ رپورٹ درج کرائیں گے کہ تم ہمیں تبلیغ کرتے تھے۔ لیکن بس کے دوسرے

شریف مسافر دوسرا نے بیچ میں پڑ کر اُن کو چھڑا لیا اور وہ تینوں نوجوان اس عظیم جہاد میں حاصل ہونے والے مالِ غنیمت، ایک سو پچھتر روپے لیکر وہاں سے رخصت ہو گئے۔

بعض جگہ سے ایسی خبریں بھی آتی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ

شرافت بالکل مری نہیں ہے

یعنی پولیس کے محکمے میں بھی کچھ لوگ نسبتاً شریف النفس موجود ہیں۔ چنانچہ ایک صاحب لکھتے ہیں کہ ایک دفعہ ہماری دکان پر اچانک پولیس کے ایک تھانیدار اور دو سپاہی آئے اور انہوں نے کہا کہ ہم آپ کو گرفتار کرنے آئے ہیں۔ جرم یہ بتایا کہ تم نے یہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھا ہوا ہے۔ اور یہی نہیں بلکہ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم بھی لکھ دیا گیا ہے کہ میں اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت رحمان، بے حد رحم کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے اور ہم حمد کرتے ہیں اُس ذات کی ونصلی علیٰ رسولہ الکریم اور اس کے معزز رسول پر درود بھیجتے ہیں۔ پھر اُس نے بتایا کہ ابھی یہی جرم نہیں ہے بلکہ تم نے اور بھی جرم کیا ہے۔ یہ آیت بھی لکھی ہوئی ہے "الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ" "کیا خدا اپنے بندے کے لئے کافی نہیں ہے"؟ تو کہتا ہے کہ اتنے شدید واضح جرائم کے بعد تم نے ہمارے لئے کوئی رستہ نہیں چھوڑا "اب ہم مجبور ہو کر تمہیں لازماً قید کریں گے۔

لکھنے والے دوست کے والد چونکہ بوڑھے تھے اس لئے انہوں نے کہا کہ میں اپنے آپ کو پیش کرتا ہوں اُن پر اس کی ذمہ داری نہ ڈالو، میں ذمہ وار ہوں۔ مجھے لے جاؤ۔ چنانچہ تھانیدار نے یہ شرافت دکھائی کہ ان کو ساتھ لے گیا اور رستے میں کہا کہ دل تو میرا بالکل نہیں چاہتا مگر میں سخت مجبور ہوں۔ اوپر سے ہمیں اسی قسم کے احکامات ملتے ہیں۔

کہتے ہیں کہ پولیس کا رویہ تو بس اتنا ہی رہا۔ لیکن جس مجسٹریٹ کے سامنے ہمیں پیش کیا گیا اُس نے یہ معلوم کرکے کہ ہمارا جرم کیا تھا، ہمارے خلاف نہایت گندی زبان استعمال کرنی شروع کی۔ کہتے ہیں، ہمارے ساتھ بعض بڑے بھیانک جرائم ملوث جرائم پیشہ بھی شامل تھے۔ لیکن اُن کے ساتھ وہ نرمی سے بولتا رہا لیکن جب اس کو یہ پتہ چلا کہ ہم نے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کی گواہی دی ہے یا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھ کر اپنی دکان پر لگایا ہوا ہے۔ یا دکان کی پیشانی درود شریف سے سجائی ہے اور آیت قرآن کریم اُس پر لکھی ہے تو وہ ایکدم مشتعل ہو گیا اور آپے سے باہر ہو گیا اور سخت گندی زبان استعمال کرتے ہوئے کہا کہ تم باز آؤ گے یا نہیں۔ میں تمہیں تین سال قید با مشقت کی سزا دوں گا۔ اور اُس کے بعد اُس نے ماتحتوں کو حکم دیا کہ اس کی اچھی طرح پٹائی کرو تاکہ یہ بار بار جرم کرنے سے باز آ جائے۔

پنجاب کے علاوہ ملک کے دوسرے حصوں میں بھی اس قسم کے واقعات مسلسل ہو رہے ہیں۔ لیکن خصوصیت کے ساتھ

خوشاب اور سرگودہا کا علاقہ

ہے جو بدنصیبی میں اس وقت، سارے پاکستان میں آگے بڑھا ہوا ہے مگر جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے۔ بہرحال، ملک کے مختلف حصوں سے ایسے واقعات کی رپورٹیں آئے دن آتی رہتی ہیں گو نسبتاً کم۔ کراچی سے ایک دوست نعیم احمد صاحب لکھتے ہیں کہ میں بہاولپور سے سکھر تک ٹرین میں سفر کر رہا تھا، دوران سفر آپس میں تعارف ہوا باتیں شروع ہوئیں اور جب ان کو یہ پتہ چلا کہ میں احمدی ہوں، تو ایک شخص نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف شدید بدزبانی شروع کی اور گندی زبان استعمال کی اور پھر مجھے مارنا شروع کیا۔ اور اس کے ساتھ ایک دو اور ساتھی بھی شامل ہو گئے اور جب میں خدا یا قرآن کا نام لیتا تھا تو مجھے اور بھی مارتے تھے کہ تم خدا اور قرآن کا نام لینے والے ہوتے کون ہو۔ چنانچہ جب وہ مارتے مارتے تھک گئے، کہتے ہیں کہ میں نے بلند آواز سے درود شریف پڑھنا شروع کیا، تو اس پر وہ اور بھی مشتعل ہو گئے اور کہا کیا ابھی ہم تمہیں گاڑی سے باہر دھکا دیتے ہیں۔ چونکہ گاڑی تیز رفتار سے چل رہی تھی۔ اس لئے اس بات کا بھاری احتمال تھا کہ اگر دھکا دیا جاتا تو وہ صدمے سے بچ نہ سکتے۔ دراصل وہ یہ واقعہ شکایت کے رنگ میں نہیں لکھ رہے بلکہ اللہ تعالیٰ کی غیر معمولی تائید کے اظہار اور شکر کے لئے یہ واقعہ لکھ رہے ہیں۔ کہتے ہیں، جونہی اُنہوں نے یہ کہا پیشتر اس کے کہ وہ مجھے گاڑی سے باہر نکالتا، بجلی بند ہو گئی اور معلوم ہوتا کہ اس سے کچھ ایسی خرابی پیدا ہوئی تھی انجن وغیرہ میں کہ انجن والوں کو گاڑی روکنی پڑی۔ اور بجلی بند ہو جانے کے بعد جب انہوں نے مجھے کھڑی گاڑی سے دھکا دیا تو مجھے کوئی نقصان نہیں ہوا اور میں آرام سے نیچے اتر آیا اور اُس کا دوسرا فائدہ یہ ہوا کہ اگر وہ مجھے چلتی گاڑی سے دھکا دے کر باہر پھینکتے اور میں بچ بھی جاتا تو وہ آدھی رات کا وقت تھا اور نہایت خطرناک علاقہ اور سکھر ابھی پانچ چھ میل کے فاصلے پر تھا لہٰذا منزل تک خیریت سے پہنچنا بہت محال ہوتا تو اللہ تعالیٰ نے دوسرا فائدہ یہ پہنچایا کہ میں چند قدم چل کر دوسرے ڈبے میں جا کر بیٹھ گیا اور جونہی میں بیٹھا تو بجلی پھر آ گئی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے گاڑی چل پڑی اور اس طرح خدا تعالیٰ نے مجھے اُن کے فتنے سے بچا لیا۔

کلمۂ طیبہ جو اصل میں کلمۂ توحید ہے یا کلمۂ شہادت، کی مخالفت کرتے کرتے اب ان علماء کا یہ حال ہو چکا ہے کہ ان کو اپنی زبان پر اختیار نہیں رہا کہ اس مخالفت میں ہم کیا باتیں کہہ جاتے ہیں۔ چنانچہ ایک دوست نے

ایک بڑا دلچسپ واقعہ

لکھا ہے جو سرکٹ جیل سرگودہا سے۔ کہ ایک مولوی اور اُس کے چیلے سارے شہر میں گھومتے پھرتے یہ تلاش کر رہے تھے کہ کوئی احمدی کلمۂ طیبہ کا بیج (BADGE) لگائے نظر آئے تو ہم اُسے پولیس کے حوالے کریں اور جس کو پکڑتے تھے، اُس کو ارار کرلے جاتے تھے۔ جب مجھ پر نظر پڑی تو مولوی کے ساتھی نے میرے سینے سے کلمہ کا بیج نوچنے کے لئے ہاتھ بڑھایا تو مولوی نے اُسے فوراً سختی سے روکا کہ کلمے کو ہاتھ نہ لگاؤ۔ پلید ہو جاؤ گے۔ تو وہ کہتے ہیں کہ اب ان کے مقدر میں کلمے کو ہاتھ لگانے سے پلیدی رہ گئی ہے۔ اور کلمے کی ساری برکتیں یہ ہمیں اپنے ہاتھوں سے دے بیٹھے ہیں۔ اور یہ باتیں صرف عوامی سطح پر ہی نہیں ہو رہیں بلکہ باقاعدہ حکومت کے محکموں میں، اس قسم کے مقدمے درج ہو رہے ہیں، اس قسم کے اعتراضات لوگوں کی فائلوں میں لکھے جا رہے ہیں۔ چنانچہ مثلاً سے ہمارے ایک احمدی دوست جو سرکاری ملازم ہیں لکھتے ہیں۔ کہ ان کے خلاف "نماز پڑھتے ہیں یہ جرم ہیں" پاور ہاؤس کے بعض ملازمین نے شکایت کی۔ اس پر اُن کے خلاف محکمے کے بڑے افسر کی طرف سے جو رپورٹ ۲۰۱۸ درج کرائی گئی ہے اُس میں لکھا گیا ہے کہ اس ظالم نے نماز پڑھی جس سے سارے دفتر میں اشتعال پھیل گیا۔ اور اس لئے اس کے خلاف شدید قانونی چارہ جوئی کی جائے۔

پس جہاں اس قسم کے واقعات کی اطلاعیں ملتی ہیں، جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے، بعض شرفاء بھی ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ پاکستان کی اکثریت شرفاء پر ہی مشتمل ہے جب میں یہ کہتا ہوں تو بعض لوگ تعجب سے دیکھیں گے کہ وہ ملک اس طرح جرائم کی آماجگاہ بن چکا ہے اور آئے دن نہایت بھیانک خبریں ملتی ہیں اخلاقی دیوالیہ پن کا شکار ہے ہر روز اُن کے کردار کی صورتیں پہلے سے بدتر اور، اور بھی بدتر ہوتی چلی جا رہی ہیں، اور تم یہ کہتے ہو کہ اس

ملک کی اکثریت شریف النفس

ہے۔ ان سب باتوں کو جانتے ہوئے بھی، میں یہی کہتا ہوں اور مجھ سے پہلے حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ بھی ہمیشہ یہی کہتے رہے کہ اس ملک کے اندر گہری شرافت ہے۔ لیکن بدنصیبی سے یہ ملک جس طرح بعض بعض ظالم سوتیلی ماں کے ہاتھ میں چلے جاتے ہیں، ظالم سیاسی لیڈروں کے ہاتھ میں کھیل رہا ہے۔ اور وہ ان لوگوں کے ساتھ نہایت ظالمانہ

سلوک کر رہے ہیں، ان کو غلط راہوں پر چلا رہے ہیں۔ ہر قسم کی خرابیاں جو ہمیں دکھائی دیتی ہیں، یہ دراصل ان کی ذمہ داری، ہماری سیاسی لیڈرشپ یا بھٹکی ہوئی مذہبی لیڈرشپ ہے۔ چنانچہ آپ نے ثبوت کے طور پر فرمایا کرتے تھے کہ ان میں سے ہر قسم کے بگڑے ہوئے آدمی بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے جب غلط فہمیاں دور ہونے کے نتیجہ میں احمدیت میں داخل ہوتے ہیں تو دیکھتے دیکھتے ان کی کایا پلٹ جاتی ہے۔ ایک بدکردار قوم اتنی جلدی تبدیلی پیدا نہیں کر سکتی۔ اور خدا تعالیٰ جب کسی قوم کو دنیا کی سیادت کے لئے چنتا ہے تو ضرور بنیادی طور پر اس میں کچھ خرابی ہوتی ہے۔ یہی حال اس سے بہت زیادہ شان کے ساتھ اس عرب میں ہمیں دکھائی دیتا ہے جو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کا عرب تھا یعنی آپ کے ظہور سے پہلے اس عرب پر نگاہ ڈالیں تو ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک خوبیوں کی تلاش میں نکل جائیں، سوائے ایک دو ایسی خوبیوں کے جو اُن کی جاہلانہ زندگی کا ایک حصہ تھی، یعنی شجاعت اور سخاوت، وہ دنیا کی ہر برائی میں ملوث تھے اس کے باوجود حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور سے

ایک عظیم الشان معجزہ

دنیا نے دیکھا کہ وہ جو بد سے بدتر دکھائی دیتے تھے سب سے زیادہ پاک ہو گئے۔ اور سب سے زیادہ پاک کرنے والے وجود بن گئے۔ پس اس قوم سے مایوسی کی وجہ نہیں، اس قوم میں لازماً شرافت موجود ہے اور یہی وجہ ہے کہ جماعت کی اکثریت اُن آزمائشوں کو دیکھ رہی ہے لیکن خود اُن میں سے نہیں گزر رہی۔ جماعت کی اکثریت یہ دکھ تو برداشت کر رہی ہے اور بڑے حوصلے کے ساتھ مگر بڑی تکلیف کے ساتھ بیک وقت، کہ وہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو حکومت کے کارندے اور چند مولوی دن رات گالیاں دے رہے ہیں اور شدید جھوٹے بے بنیاد الزامات جماعت احمدیہ پر آئے دن لگائے جا رہے ہیں۔ مگر عملاً جس طرح کہ ان کے بعض ساتھیوں کے ساتھ، نہایت تکلیف دہ واقعات پیش آ رہے ہیں، جسمانی اذیتوں کے، قید و بند کے، جھوٹے الزامات انفرادی طور پر عائد کرنے کے، جماعت کی بھاری اکثریت پاکستان میں ان سے بچی ہوئی ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ اکثریت بیچ میں سے دل کے اندر سے، شریف ہے اور وہ کسی قسم کے ظلم میں شامل ہونے کے لئے تیار نہیں۔ اس لئے آج میں یہی کہہ کر اس خطبے کو ختم کروں گا کہ سب دنیا سے جو احمدی آئے ہوئے ہیں اول تو وہ یہ معلوم کر لیں کہ ان کے بعض بھائیوں پر اس ملک میں کیا گزر رہی ہے کیسے کیسے دردناک حالات سے وہ گزر رہے ہیں۔ اور کس حوصلے کے ساتھ وہ اپنے صبر دل کو سنبھال رہے ہیں اور خدا تعالیٰ سے کسی قیمت پر بھی بے وفائی کے لئے تیار نہیں۔ اُن کے نمونوں کو ساری دنیا میں زندہ رکھنا ہم سب کا یہ فرض ہے اور دوسری طرف اس لئے میں یہ واقعات آپ کو پڑھ کے سنا رہا ہوں کہ جو بھی جلسے کے بعد واپس جائیگا وہاں اپنی جماعتوں کو یہ واقعات بتائیں اور ان کو دعاؤں کی تحریک کریں۔

یہ واقعات، جہاں تک ہمارا بس چلتا ہے ہم دنیا کی نظر میں بھی لے کے آتے ہیں۔ لیکن دنیا کی نظر میں لانے سے ہرگز یہ مراد نہیں کہ ہمارا اس بات پر انحصار ہے کہ وہ حکومت پاکستان کو مجبور کریں گے اور حکومت پاکستان ان بدکارروائیوں سے باز آ جائے گی۔ ہرگز ہمارا ایسا کوئی انحصار نہیں ہے اور وہ جو کوشش کرتے ہیں اور جو جوابات ہمیں بھجواتے ہیں وہ بڑے مایوس کن ہوتے ہیں۔ وہ بڑے بڑے ممالک کے بڑے بڑے نمائندگان جن کا اپنے ملک میں بھی ایک غیر معمولی احترام ہے اثر کی قوت وہاں محسوس کی جاتی ہے۔ وہ کبھی جب حکومت پاکستان کو لکھتے ہیں تو جو جواب وہاں سے آتا ہے۔ اس احمدی کو جس نے ان کے سامنے وہ حالات بیان کئے ہوئے ہیں۔

بعض اوقات اس نوٹ کے ساتھ بھیج دیتے ہیں کہ میں جانتا ہوں کہ بالکل جھوٹ ہے۔ یعنی وہ جواب جو انہوں نے حکومت پاکستان نے دیا ہے وہ سراسر جھوٹ ہے لیکن اب میں کیا کر سکتا ہوں، میں نے ان کو لکھا تھا، میں نے اپنا فرض پورا کر دیا، اس سے زیادہ میں کچھ کر نہیں سکتا۔ اور اس سے زیادہ ہمیں توقع نہیں رکھنی چاہیئے۔ اور یہ بالکل درست ہے۔

لیکن ایک ذات ایسی ہے جس کے قبضۂ قدرت میں انسان بحیثیت فرد ہی کے نہیں بلکہ ساری دنیا کی قومیں، تمام مردہ اور زندہ وجود اسی طرح ہیں کہ ایک ذرہ برابر بھی، ایک شوشہ برابر بھی، اس قبضۂ قدرت سے باہر نکلنے کی کسی کو استطاعت نہیں۔ اس لئے میں آپ کو اس لئے متوجہ کر رہا ہوں کہ واپس جا کر اس بات پر زور دیں کہ اپنے مظلوم احمدی بھائیوں کے لئے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اُن کے مصائب کا دور ختم فرمائے۔ اُن کے صبر کی آزمائشیں جتنی ہو چکیں، انہیں اور زیادہ لمبا نہ فرمائے اور اگر اس کے ہاں یہی مقدر ہے اور جماعت کے عظیم تر بقاء جس سے وابستہ ہیں کہ صبر کا دور کچھ اور لمبا چلے۔ تو پھر اُن کے حوصلوں کے دل بڑھا دے اُن کے عزم کو سربلند کئے۔ اپنے پیار کا سلوک، پہلے سے بڑھ کر اُن سے فرمائے اور اُن کی دلداریاں کرے تاکہ وہ اس مشکل وقت میں حوصلے ہارنے کی بجائے اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کے پہلے سے بڑھ کر قائل ہوتے چلے جائیں اور اُن کا ہر آنے والا لمحہ گزرے ہوئے لمحے سے بہتر ہوتا چلا جائے آمین۔

خطبہ ثانیہ

ابھی نماز جمعہ کے بعد نماز عصر بھی جمع ہوگی اور نماز عصر کے معاً بعد ہمارے ایک احمدی دوست چوہدری محمود احمد صاحب کی نماز جنازہ ہوگی جو پاکستان سے تعلق رکھتے تھے وہاں شدید بیمار ہوئے اور علاج کی آخری چارہ جوئی کے طور پر کچھ عرصہ پہلے انگلستان تشریف لائے لیکن اپریشن کے بعد پھر اُن کی طبیعت سنبھل نہ سکی۔ اُن کے متعلق دو تین دن پہلے اطلاع ملی تھی کہ وہ وفات پا چکے ہیں اور آج ہی ان کا جنازہ تیار ہو کر آیا ہے۔ اس لئے نماز عصر کے معاً بعد اُن کا جنازہ سامنے کی جگہ پر آ جائے گا اور ہم وہاں اُن کی نماز جنازہ پڑھیں گے۔

دو بزرگان سلسلہ کے حالات زندگی

خاکسار کے پڑنانا جان حضرت منشی رحیم الدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی ۳۱۳ اور حضرت نعمت اللہ خان صاحب انور رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو بدایوں سے ہجرت کر کے قادیان میں آباد ہو گئے پارٹیشن سے چند ماہ قبل وفات پا گئے۔ اور بہشتی مقبرہ قادیان میں مدفون ہوئے۔ مشاعرت۔ صدر انجمن احمدیہ۔ مدرسہ احمدیہ اور دارالضیافت میں بطور محرر کارکن کے ایک لمبا عرصہ خدمت کا موقع پایا۔ ہر دو بزرگان کے حالات محفوظ کرنا مقصود ہے جو دوست ان کے حالات جانتے ہوں براہ مہربانی مجھے لکھ کر ارسال فرما دیں۔ بہت مشکور ہوں گا۔ یہ ایک سلسلہ کی امانت ہے جسے محفوظ کر لینا چاہیئے۔

خاکسار:

اقبال احمد نجم مشنری انچارج برازیل

پتہ:- CAIX POSTAL - 2021
CEP 20001 — RIO DE JANEIR
BRAZIL.

بدر کی توسیع اشاعت اور اعانت آپ کا اخلاقی فریضہ ہے
(منیجر)

خاتم النبیین کے معنی اور تفسیر

از مکرم سید عبد الحفیظ صاحب احمدی انجینئر مقیم نیوجرسی — امریکہ

قرآن مجید کی کسی آیت کی تفسیر بیان کرنے کے لئے اُس کے لغوی معنی کا جاننا نہایت ضروری ہے۔ لغوی معنی کو نظر انداز کرکے کوئی تفسیر درست نہیں ہوسکتی۔ یہ ایک بنیادی حقیقت ہے۔

یہ امر بھی ضروری ہے کہ تفسیر کرنے والا نحو کا علم رکھتا ہو۔

خاتم النبیین کے معنی معلوم کرنا کوئی مشکل امر نہیں۔ لغت میں خاتم کے معنی یہ ہیں کہ جس چیز سے اثر پیدا کیا جائے یعنی مہر۔ ہم سب کا مشاہدہ بتاتا ہے کہ مُہر اثر پیدا کرنے کا ذریعہ ہے۔ کوئی احمق ہی انکار کرسکتا ہے کہ مُہر اثر پیدا کرنے کا ذریعہ نہیں ہے۔

دوم :- مُہر سے جو اثر یا نقش پیدا ہوتا ہے اُس کو بھی خاتم کہتے ہیں عربی زبان میں اِس کو الاثر الحاصل بھی کہتے ہیں۔

ختم کرنے والا

خاتم کے معنی اوّل یعنی جس چیز سے اثر پیدا کیا جائے اِس کے معنی کبھی بھی ختم کرنے والا کے نہیں ہوسکتے۔ نہ ہوسکتے ہیں کوئی بے وقوف، اور بد دماغ شخص ہی خاتم کے معنی ختم کرنے والا کے کرسکتا ہے

ختم کر دیا گیا

خاتم کے معنی دوم یعنی اثر حاصل۔ اِن معنی سے یہ جائز ہے کہ خاتم کے معنی ختم کردیا گیا یا بند کر دیا گیا کے کرلئے جائیں۔ اِن معنی کے لحاظ سے خاتم النبیین کے معنی یہ ہوں گے کہ جس کو انبیاء نے ختم کردیا ہو۔ یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ کون مسلمان اِن غلط معنی کو اختیار کرسکتا ہے۔ یعنی جانتے ہوئے کہ خاتم کے معنی بند کردیا گیا یا ختم کردیا گیا کے ہیں۔ خاتم کے یہ معنی خاتم النبیین پر چسپاں نہیں ہوتے۔ عوام کو ان معنی کا علم نہیں ہے۔ بغراحدی علماء کی ایک بڑی تعداد کو بھی خاتم کے اِن معنی کا علم نہیں۔ ورنہ خاتم کے اِن غلط معنی کو قبول نہ کرتے اور کبھی مفعولی معنی کو (ختم کردیا گیا۔ بند کردیا گیا) فاعلی حالت میں نہ بدلتے۔ پس خاتم کے معنی دوم کے لحاظ سے بھی کبھی ختم کرنے والا کے معنی نہیں ہوتے۔ بعض جو دعویدار ہیں کہ علماء ہوتے خاتم کے معنی ختم کرنے والا کہتے ہیں۔ اور یہ اُن کی اپنی ایجاد ہے۔ لغت اور کلام عرب اِن معنی کے خلاف ہیں۔ خاتم النبیین کی ترکیب اِن معنی کے خلاف ہے۔ جیسا کہ اوپر ذکر کیا جاچکا ہے۔

خاتم کے معنی دوم یعنی اثر حاصل سے ختم یا بند کردئے جانے کی وجہ یہ ہے کہ اثر حاصل مزید کوئی اثر پیدا نہیں کرسکتا جبکہ حقیقی مُہر جو ذریعہ تاثیر ہوتی ہے۔ وہ بہت سے اثر پیدا کرنے کی قوت رکھتی ہے۔ اسی وجہ سے خاتم الانبیاء میں انبیاء کو جمع رکھا گیا ہے۔ حقیقی مُہر اور اُس کا نقش اور ظل دونوں ہی مُہر کہلاتے ہیں۔ حقیقی مہر افاضہ کا کام کرتی ہے اور اُس کا ظل استفاضہ کرتا ہے۔ استفاضہ کرنے والی شخصیت خاتم نہیں ہوسکتی۔ بعض دفعہ استفاضہ والی مُہر سے ختم کئے جانے کے معنی جائز ہوتے ہیں۔ اتحاد دونوں مہروں میں یعنی حقیقی مُہر اور اُس کے ظل میں اتحاد پایا جاتا ہے۔ دونوں کو مہر کہتے ہیں۔ دونوں کا نقش ایک دوسرے سے سو فی صد مطابقت رکھتا ہے۔ دونوں ایک ہی شخص کی طرف منسوب ہوتی ہیں۔ مثلاً گورنر کی اصل مہر کو بھی گورنر کی مہر کہا جاتا ہے اور اُس کے ظل اور عکس کو بھی گورنر کی مُہر۔

فرق اور مغائرت

دونوں مہروں میں فرق یہ ہے کہ ایک اصل ہے اور دوسری ظل۔ ایک مہر افاضہ ہے دوسری مہر استفاضہ ہے۔ ایک بحیثیت والد کے دوسری بطور مولود کے ہے۔ اصل ایک ہوتا ہے اُس کے ظل بہت سے ہوسکتے ہیں دونوں مہروں کے مرتبہ میں نمایاں فرق ہے۔ ایک مُہر متبوع ہے اور دوسری تابع ہے۔

خاتم النبیین کی تفسیر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی چند تحریرات پیش کی جاتی ہیں جن میں خاتم النبیین کی تفسیر بیان ہوئی ہے۔ بعض اوقات آپ نے خاتم النبیین کا نام لئے بغیر اپنی نبوت کی تشریح کی ہے۔ آپ کی تشریح سے صاف پتہ چلتا ہے کہ آپ خاتم النبیین کی تشریح فرمارہے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

۱:- ”ہمارا مذہب یہی ہے کہ جو شخص حقیقی طور پر نبوت کا دعویٰ کرے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن فیوض سے اپنے تئیں الگ کرکے اور اس پاک سرچشمہ سے جدا ہو کر آپ ہی براہ راست نبی اللہ بننا چاہے۔ تو وہ ملحد بے دین ہے اور غالباً ایسا شخص اپنا کوئی کلمہ بنائے گا۔ اور عبادات میں کوئی نئی طرز پیدا کرے گا۔ اور احکام میں کچھ تغیر و تبدل کردے گا۔ پس بلا شبہ وہ مسیلمہ کذاب کا بھائی ہے۔ اور اس کے کافر ہونے میں کوئی شک نہیں۔“ (انجام آتھم ص۲۷ حاشیہ)

اوپر کی عبارت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خاتم النبیین کی تشریح فرمائی ہے جو کہ واضح ہے۔

۲:- ”میں باوجود نبی اور رسول کے لفظ کے ساتھ پکارے جانے کے خدا کی طرف سے اطلاع دیا گیا ہوں۔ کہ یہ تمام فیوض بلا واسطہ میرے پر نہیں ہیں بلکہ آسمان پر ایک وجود ہے جس کا روحانی افاضہ میرے شامل حال ہے۔ یعنی محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس واسطہ کو ملحوظ رکھ کر اور اس میں ہوکر اور اس کے نام محمد اور احمد سے مسمیٰ ہوکر میں رسول بھی ہوں۔ اور نبی بھی ہوں۔ یعنی بھیجا گیا بھی اور خدا سے غیب کی خبریں پانے والا بھی اور اس طور سے خاتم النبیین کی مُہر محفوظ رہی۔ کیونکہ میں نے انعکاسی اور ظلی طور پر محبت کے آئینہ کے ذریعہ سے وہی نام پایا۔“ (ایک غلطی کا ازالہ ص۱۰-۹)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

۳:- ”اصل بات یہ ہے کہ آپ کی ابوّت روحانی کا سلسلہ جاری ہے۔ جیسا کہ لفظ لٰکن ظاہر کرتا ہے مطلب یہ ہے کہ آئندہ جو نبوت یا رسالت ہوگی وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مُہر سے ہوگی۔ کوئی شخص الہام اور وحی اور روحانی فیوض سے بہرہ ور نہیں ہوسکتا۔ جب تک وہ آنحضرت کی سچی اتباع سے استفادہ نہ کرے۔ آئندہ نبوت کا فیض آپ ہی کے ذریعہ اور مُہر سے ملے گا۔ .... کیونکہ آپ کے برکات اور فیوض کا سلسلہ ہمیشہ کے لئے جاری ہے اور آپ کی نبوت مستقل نبوت ہے جس کی مُہر سے سلسلہ نبوت چلتا ہے۔ اور اسی کو ظلی نبوت کہتے ہیں۔“ (الحکم ۲۴ نومبر ۱۹۰۲ء ص۶)

نیز آپ فرماتے ہیں:-

۴:- ”اللہ جلّ شانہٗ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو صاحب خاتم بنایا یعنی آپ کو افاضہ کمال کے لئے مُہر دی جو کسی اور نبی کو ہرگز نہیں دی گئی۔ اسی وجہ سے آپ کا نام خاتم النبیین ٹھہرا یعنی آپ کی پیروی کمالات نبوت بخشتی ہے۔ اور آپ کی توجہ روحانی نبی تراش ہے اور یہ قوت قدسیہ کسی اور نبی کو نہیں ملی۔“

(حقیقۃ الوحی ص۹۷ حاشیہ)

یہاں یہ ذکر کردینا ضروری ہے کہ خاتم مضاف ہے۔ النبیین آثار اور اظلال کی طرف جو النبیین ہے یعنی آپ کی روحانی اولاد۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فقرہ ” اور آپ کی توجہ روحانی نبی تراش ہے“ اسی طرف اشارہ کرتا ہے۔

۵:- ”لعنت ہے اس شخص پر جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض سے علیحدہ ہوکر نبوت کا دعویٰ کرے مگر یہ نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت ہے نہ کوئی نئی نبوت اور اس کا مقصد بھی یہی ہے کہ اسلام کی حقانیت دنیا پر ظاہر کرے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی دکھلائی جائے۔“ (چشمہ معرفت ص۳۲۵)

۶:- ”کہ خاتم النبیین کا مفہوم تقاضا کرتا ہے کہ جب تک کوئی پردہ مغائرت کا باقی ہے اُس وقت تک اگر کوئی نبی کہلائے گا تو گویا اس مہر کو توڑنے والا ہوگا۔ جو خاتم النبیین میں ایسا گم ہوکر بباعث نہایت اتحاد اور نفی غیریت کے اُس کا نام پالیا ہو۔ اور صاف آئینہ کی طرح محمدی چہرہ کا اس میں انعکاس ہوگیا ہو۔ تو وہ بغیر مہر توڑنے کے نبی کہلائے گا۔ کیونکہ وہ محمد ہے۔ گو ظلی طور پر۔“

(ایک غلطی کا ازالہ ص۶-۷)

اوپر کا اقتباس خاتم النبیین کی عمدہ تفسیر ہے لیکن بدقسمتی سے بعض علماء جو خاتم النبیین کے معنی غلط کرتے ہیں اوپر کی عبارت کو نشانہ اعتراض بنایا ہے۔ اگر وہ خاتم الانبیاء کے معنی سمجھے ہوتے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خاتم النبیین کے متعلق تحریرات کا بغیر تعصب کے مطالعہ کیا ہوتا تو وہ اعتراض نہ کرتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی چند تحریرات کو وضاحت کے پیش نظر نقل کر دیا گیا ہے۔ آپ کی تحریرات خاتم النبیین کی تفسیر ہیں۔

خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے توسط اور افاضہ روحانی سے ملنے والی نبوت کا نام ہے جو آپ کی متابعت سے ملتی ہے۔ نہ کہ الگ طور پر اس قسم کی نبوت کا سلسلہ آنحضرت سے شروع ہوا ہے۔ آپ سے پہلے۔ ایسی نبوت کی مثال نہیں ملتی پہلی تمام نبوتیں مستقل تھیں وہ کسی دوسرے نبی کے افاضہ کے نتیجہ میں نہ تھیں۔ ایسی تمام نبوتوں کا خاتمہ ہوگیا ہے۔ خاتم النبیین کے یہی معنی ہیں۔ (باقی آئندہ)

وادیٔ کشمیر میں جلسہ ہائے سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بابرکت انعقاد

آسنور میں مجالس انصار اللہ اور یاری پورہ میں مجالس خدام الاحمدیہ کشمیر کے سالانہ اجتماعات

رپورٹ مرتبہ مکرم مولوی منیر احمد صاحب خادم صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان و مکرم عبدالرحیم صاحب نائب معتمد علاقائی مجالس خدام الاحمدیہ کشمیر

وادیٔ کشمیر میں سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اجلاسات اور مجالس انصار اللہ و خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماعات میں شرکت کی غرض سے مرکز سلسلہ قادیان سے محترم مولوی شریف احمد صاحب امینی ایڈیشنل ناظر دعوۃ و تبلیغ، محترم مولوی محمد انعام صاحب غوری صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ، مکرم محمد عارف صاحب ایم اے نائب انچارج وقف جدید و نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ اور خاکسار پر مشتمل ایک وفد ۲۸-۸-۸۷ کو وقف جدید انجمن احمدیہ کی ویگن پر قادیان سے روانہ ہو کر مورخہ ۲۹-۸-۸۷ کو سرینگر پہنچا۔ اس دورہ اور منعقدہ اجلاسات و اجتماعات کی مختصر رپورٹ پیش خدمت ہے۔

سرینگر سرینگر میں جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم مورخہ ۳۰ اگست کو زیر صدارت مکرم عبدالسلام صاحب ٹاک صدر جماعت سرینگر شروع ہوا۔ تلاوت مکرم امداد علی صاحب نے کی اور نظم مکرم عبدالمومن صاحب ٹاک قائد مجلس سرینگر نے پڑھی۔ ازاں بعد محترم مولوی غلام نبی صاحب نیاز نے افتتاحی خطاب کرتے ہوئے فرمایا سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے تحت وادیٔ کشمیر میں جگہ جگہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اجلاسات منعقد کرنے کا پروگرام بنایا گیا ہے۔ آج کا اجلاس اسی کی پہلی کڑی ہے۔ بعدہٗ خاکسار منیر احمد خادم نے "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور عدل و مساوات" کے موضوع پر اور مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری نے "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور عشق الٰہی" کے موضوع پر تقاریر کیں۔ مکرم بشیر احمد صاحب زائر صدر جماعت شورت نے نظم پڑھی اور مکرم محمد عارف صاحب نے علاقہ راجستھان میں جماعت کی تبلیغی مساعی پر روشنی ڈالی۔ ازاں بعد محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے اپنی تقریر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے کئی درخشندہ پہلو پیش کئے۔ مکرم غلام نبی صاحب ناظر کی نظم کے بعد محترم صاحب صدر نے مختلف تربیتی امور پر خطاب فرمایا اور آنے والے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔

سرینگر میں مہمانان کے قیام و طعام کا انتظام جماعت سرینگر نے احسن رنگ میں کیا۔ اس دوران باجماعت نمازوں کے علاوہ نماز تہجد بھی ادا کی گئی۔

ہاری پاریگام مورخہ ۳۱-۸-۸۷ کو بعد نماز عصر ہاری پاریگام میں مکرم ولی محمد صاحب راتھر صدر جماعت کی زیر صدارت جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں مکرم مقبول احمد صاحب راتھر کی تلاوت اور مکرم خورشید احمد صاحب کی نظم کے بعد مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز، مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری، خاکسار منیر احمد خادم، مکرم محمد عارف صاحب اور مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی نے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مختلف موضوعات پر تقاریر کیں۔ صدارتی خطاب کے بعد محفل سوال و جواب اور سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات پر مشتمل ویڈیو کیسٹس بھی دکھائی گئیں۔

مانلو بعد نماز مغرب و عشاء مانلو میں ایک تربیتی اجلاس زیر صدارت مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری منعقد ہوا۔ جس میں تلاوت مکرم عبدالرحیم صاحب نے کی اور نظم مکرم شبیر احمد شاہ صاحب نے پڑھی۔ بعدہٗ خاکسار منیر احمد خادم، مکرم محمد عارف صاحب اور مکرم غلام نبی نیاز صاحب نے مختلف تربیتی موضوعات پر تقاریر کیں۔ صاحب صدر کی تقریر کے بعد مکرم محمود احمد صاحب صدر جماعت نے شکریہ ادا کیا۔

ریشی نگر مانلو سے ریشی نگر جاتے ہوئے وفد چند گھنٹوں کے لئے کاگرن رکا۔ جہاں مکرم بشیر احمد صاحب مشتاق کے ہاں کھانے کا انتظام تھا۔ ریشی نگر کا جلسہ مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت مکرم مولوی عبدالسلام صاحب انور اور نظم مکرم گلزار صاحب نے پڑھی جس کے بعد مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری، خاکسار منیر احمد خادم، مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز اور صاحب صدر نے مختلف تربیتی موضوعات پر تقاریر کیں۔

سالانہ اجتماع مجالس انصار اللہ بمقام آسنور

مورخہ ۴-۹-۸۷ کو بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ آسنور کے سامنے مجالس انصار اللہ کے اجتماع کا افتتاحی اجلاس زیر صدارت مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ منعقد ہوا۔ مکرم طاہر احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ ماندوجن کی تلاوت کے بعد محترم صدر صاحب مجلس مرکزیہ نے عہد دہرایا۔ نظم مکرم محمد الیاس صاحب آف آسنور نے پڑھی اس کے بعد مکرم بشارت احمد صاحب ڈار زعیم انصار اللہ نے اراکین وفد اور نمائندگان انصار اللہ کا خیر مقدم کیا۔ بعدہٗ مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری نے افتتاحی تقریر کرتے ہوئے اجتماع کے روحانی اغراض و مقاصد بیان کئے۔ اور مجلس انصار اللہ کے بعض مرکزی پروگرام پیش فرما کر اراکین کو ان پر عمل کرنے کی تلقین فرمائی۔

ازاں بعد مکرم عبدالغفار صاحب ڈار، خاکسار منیر احمد خادم، مکرم محمد عارف صاحب شنگلی، مکرم عبدالحمید صاحب ٹاک صدر صوبائی مشاورتی کمیٹی اور مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز نے تقاریر کیں۔ اس دوران مکرم عبدالمنان صاحب ٹاک نے نظم پڑھی۔

مورخہ ۵-۹-۸۷ کو صبح ۸ بجے اجتماع کا اختتامی اجلاس زیر صدارت محترم مولوی شریف احمد صاحب امینی منعقد ہوا۔ تلاوت کلام مجید مکرم محمد شفیع صاحب واعظ نے کی محترم صدر مجلس مرکزیہ نے انصار اللہ کا عہد دہرایا۔ نظم مکرم محمد شفیق احمد صاحب نائیک نے پڑھی۔ بعدہٗ مکرم مولوی نعمت اللہ صاحب صدر جماعت آسنور، مکرم ماسٹر غلام رسول صاحب بٹ زعیم انصار اللہ ریشی نگر، مکرم عبدالاحد صاحب بیگ زعیم انصار اللہ کوریل، مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری، مکرم بشارت احمد صاحب ڈار زعیم انصار اللہ آسنور اور محترم صدر اجلاس نے خطاب کیا۔ اور صاحب صدر نے مختلف تربیتی موضوعات پر تقاریر کیں۔

دوران اجلاس مکرم مولوی طاہر احمد صاحب زعیم انصار اللہ ماندوجن نے نظم پڑھی۔ اسی روز بعد نماز فجر چند درزش مقابلہ جات بھی ہوئے جماعت آسنور نے مہمانان کرام کے قیام و طعام کا احسن انتظام کیا ہوا تھا۔ فجزاہ اللہ خیراً۔

اجتماع میں ریشی نگر۔ مانلو۔ صوفن ناصر۔ کاگرن۔ کوریل۔ آسنور۔ اور یاری پورہ کے نمائندے شریک ہوئے۔ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کے احسن نتائج ظاہر فرمائے۔

اجتماع انصار اللہ کے بعد اراکین وفد مع ہور آبشار اہرہ بل بھی گئے اور وہاں قدرت کے حسین نظاروں کے بیچ آبشار کے بالکل پاس نماز ظہر و عصر جمع کر کے ادا کیں۔

شورت مورخہ ۶-۹-۸۷ کو ٹھیک ۱۱ ۱/۲ بجے زیر صدارت محترم مولوی شریف احمد صاحب امینی شورت کی وسیع عیدگاہ میں سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت کلام مجید مکرم حکیم عبدالعلی صاحب معلم وقف جدید ناصر آباد نے کی نظم مکرم عبدالعزیز صاحب ڈار نے سنائی اور استقبالیہ ایڈریس صدر جماعت شورت مکرم بشیر احمد صاحب زائر نے پڑھا بعدہٗ مکرم عبدالسلام صاحب انور مبلغ ریشی نگر، خاکسار منیر احمد خادم، مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری، مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز، مکرم مولوی عبدالرحیم صاحب اور مکرم عبدالحمید صاحب ٹاک صدر صوبائی مشاورتی کمیٹی، مکرم نذیر احمد صاحب صدر جماعت ناصر آباد اور محترم مولوی شریف احمد صاحب امینی نے تقاریر کیں۔ اس دوران مکرم مشتاق احمد صاحب بڈر نے نظم سنائی۔ اجلاس میں کثیر تعداد میں ارد گرد کے غیر احمدی افراد بھی شامل ہوئے۔ اس موقع پر صوبائی انتظامیہ کی طرف سے شائع شدہ لٹریچر "ہمارا موقف" اور صوبائی مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے شائع کردہ حدیث کی کتاب "پیارے نبی کی پیاری باتیں" کثیر تعداد میں تقسیم کی گئی۔

ناصر آباد مورخہ ۷-۹-۸۷ کی صبح دس بجے محترم مولوی شریف احمد صاحب امینی نے مسجد نور کا سنگ بنیاد رکھا اور دعا کروائی۔

تقریب سنگ بنیاد کے بعد وفد پہلگام گیا جہاں تھوڑی دیر قیام کے علاوہ نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھی گئی اور لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔ واپسی پر مقام بجبہار احباب جماعت سے ملاقات

کی گئی۔

اسی روز حسب پروگرام بعد نماز مغرب و عشاء مسجد احمدیہ ناصر آباد میں زیر صدارت مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری ایک مختصر تربیتی جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت مکرم عبد الرحمٰن صاحب مخدومی نے کی اور نظم مکرم غلام احمد صاحب قوال نے پڑھی۔ بعدہ مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز نے احباب جماعت کو بعض تربیتی امور کی طرف توجہ دلائی۔ صدارتی خطاب کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطابات پر مشتمل ویڈیو کیسٹس دکھائی گئیں۔

اندرورہ مورخہ ۸/۹/۸۷ کو ٹھیک چار بجے جلسہ سیرت النبی صلعم زیر صدارت محترم مولوی شریف احمد صاحب امینی منعقد ہوا۔ تلاوت مکرم مولوی عبد الرحیم صاحب نے کی اور نظم عزیزم مشتاق احمد خان صاحب نے سنائی۔ بعدہ مکرم سید امداد علی صاحب معلم وقف جدید، خاکسار منیر احمد خادم، مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز، مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری، مکرم محمد عارف صاحب نائب انچارج وقف جدید، مکرم مولوی عبد الرحیم صاحب اور محترم صدر اجلاس نے تقاریر کیں۔ مکرم محمد ابراہیم صاحب صدر جماعت نے شکریہ ادا کیا۔ بعدہ دعا جلسہ برخواست ہوا۔ اجلاس کے بعد ویڈیو کیسٹس دکھائی گئیں جنہیں احمدی اور غیر احمدی افراد نے کثیر تعداد میں نہایت ذوق و شوق سے دیکھا۔

چک امیرکھیہ مورخہ ۹/۹/۸۷ کی شام وفد یاری پورہ پہنچا جہاں محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ بعد نماز جمعہ اراکین وفد میں سے مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری اور خاکسار چک امیرکھیہ پہنچے جہاں بعد نماز مغرب و عشاء مسجد احمدیہ میں تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ مکرم مولوی عبد الحئی صاحب معلم وقف جدید کی تلاوت اور عزیزم خالد محمود صاحب کی نظم کے بعد محترم صدر جماعت نے ایڈریس پیش کیا۔ اور اراکین وفد نے مناسب موقع تربیتی تقاریر کیں۔ بعد دعا اجلاس برخواست ہوا۔

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ

کشمیر بمقام یاری پورہ

مکرم عبد الرحیم صاحب صاحب معتمد علاقائی رقمطراز ہیں کہ علاقائی مجلس خدام الاحمدیہ صوبہ کشمیر کا ساتواں سالانہ اجتماع مورخہ ۱۲ اور ۱۳ ستمبر ۱۹۸۷ء کو بمقام یاری پورہ منعقد ہوا۔ جس میں ہماری دعوت پر مرکزی وفد کے اراکین اور محترم عبد الغفار صاحب ڈار آف راولپنڈی کے علاوہ جماعت ہائے احمدیہ کشمیر کے صدر صاحبان، مجالس انصار اللہ کے زعماء کرام اور مبلغین و معلمین سلسلہ بھی شریک ہوئے۔ اجتماع کی تشہیر مقامی اخبارات، دور درشن اور ریڈیو پر بھی کی گئی۔ پروگراموں کی تفصیل شائع کر کے پہلے ہی تمام مجالس کو ارسال کی گئی تھی۔ اجتماع گاہ میں شامیانے نصب کئے گئے۔ اسے بینرز، ٹیوب لائیٹس، مختلف جھنڈیوں اور محرابوں سے سجایا گیا۔ بازاروں میں بھی تبلیغی بینرز آویزاں کئے گئے۔

اجتماع کے افتتاحی اجلاس کی کاروائی مورخہ ۱۲/۹/۸۷ کو نماز ظہر کے معًا بعد ٹھیک ڈیڑھ بجے زیر صدارت محترم مولوی منیر احمد صاحب خادم صدر مرکزیہ منعقد ہوئی۔ عزیز اکرام اللہ ٹاک کی تلاوت قرآن کریم کے بعد صدر اجلاس نے پرچم کشائی کی۔ محترم میر عبد الرحمٰن صاحب قائد علاقائی نے خدام الاحمدیہ کا عہد دہرایا۔ عزیز اعجاز احمد میر نے خوش الحانی سے کلام مسیح موعودؑ پڑھ کر سنایا۔ خاکسار نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا وہ پیغام پڑھ کر سنایا جو پچھلے سالی دو روزہ تربیتی کیمپ کے موقعہ پر موصول ہوا تھا۔ محترم قائد صاحب علاقائی نے ایڈریس پیش کیا۔ بعدہ محترم عبد الحمید صاحب ٹاک صدر صوبائی مشاورتی کمیٹی، محترم مولوی محمد انعام صاحب غوری اور محترم صدر اجلاس نے خدام کو قیمتی نصائح کیں۔ اجتماعی دعا کے ساتھ افتتاحی اجلاس کی کاروائی اختتام پذیر ہوئی۔

پروگرام کے مطابق اسی روز خدام و اطفال کے حسن قرأت، نظم خوانی، اذان اور تقاریر کے مقابلے ہوئے۔

رات کو ۸ بجے ویڈیو کے ذریعے محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد کی محفل سوال و جواب کا کیسٹ دکھایا گیا۔ بعدہ رات ۱۱ بجے ایک محفل مشاعرہ کا انعقاد ہوا۔ جس میں تقریبًا دس شعراء نے حصہ لیا۔

مورخہ ۱۳/۹/۸۷ کو محترم طاہر احمد صاحب شاہ صدر جماعت احمدیہ دارد پورہ نے نماز تہجد اور محترم عبد الحمید صاحب ٹاک نے نماز فجر پڑھائی۔ اور محترم عبد الغفار صاحب ڈار آف راولپنڈی نے درس دیا۔ درس کے معًا بعد احمدیہ قبرستان پر اجتماعی دعا کی گئی۔ اس کے بعد محترم صدر صاحب مرکزیہ کی صدارت میں مجلس عاملہ علاقائی و قائدین کرام صوبہ کشمیر کی ایک مشترکہ میٹنگ منعقد ہوئی جس میں محترم صدر صاحب نے ممبران کو ضروری ہدایات دیں۔ ازاں بعد زیر صدارت محترم مولوی محمد انعام صاحب غوری ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں محترم مولوی عبد الرحیم صاحب اوگامی کی تلاوت قرآن کریم اور عزیز الیاس احمد صاحب لون کی نظم خوانی کے بعد محترم مولوی منیر احمد صاحب خادم، محترم عبد الحمید صاحب ٹاک اور محترم صدر اجلاس نے تقاریر کیں۔ اس دوران عزیز منور احمد ٹاک اور عزیز حکیم احمد خان نے نظمیں پڑھیں۔ بعدہٗ خدام کی طرف سے انتظامیہ کو موصولہ سوالات کے جواب محترم مولوی محمد انعام صاحب غوری اور محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے دیئے۔ مجلس سوال و جواب کے بعد امتحان پرچہ ذہانت لیا گیا اور مشاہدہ و معائنہ کا مقابلہ کرایا گیا۔

اس اجتماع میں کُل دس مقابلہ جات کا انعقاد عمل میں آیا۔ ہر مقابلہ میں اوّل دوم و سوئم آنے والوں کے علاوہ ایک ایک حوصلہ افزائی کا انعام بھی دیا گیا۔ صدر صاحب مجلس انصار اللہ مرکزیہ اور محترم صدر صاحب خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے بھی انعام پانے والوں کے لئے کچھ رقم حوصلہ افزائی کے طور پر دی گئی۔

اجتماع کا اختتامی اجلاس جلسہ سیرۃ النبیؐ کے طور پر محترم مولوی شریف احمد صاحب امینی کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ کاروائی عزیز طارق احمد لون کی تلاوت قرآن کریم اور محترم طاہر احمد صاحب شاہ کی نظم خوانی سے شروع ہوئی۔ بعدہٗ محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے سیرۃ النبی صلعم کے مختلف پہلوؤں پر نہایت مفید اور دلکش پیرایہ میں روشنی ڈالی۔ اس اجلاس کے آخر میں تقسیم انعامات کی تقریب ہوئی۔ اور اجتماعی دعا کے بعد کاروائی انجام پذیر ہوئی۔ الحمد للہ۔

اجتماع میں کشمیر کی تقریبًا تمام چھوٹی بڑی مجالس سے ۵۰۰ نمائندگان شریک ہوئے۔ جن کے قیام و طعام کا مکمل انتظام اجتماع گاہ میں ہی کیا گیا تھا۔ اس سلسلے میں یاری پورہ کے علاوہ ملحقہ جماعتیں بالخصوص نونہ مٹی اور چک امیرچہ خصوصی شکریہ کی مستحق ہیں جنہوں نے اجتماع کو کامیاب بنانے میں انتھک کوششیں کیں۔ اللہ تعالیٰ تمام منتظمین و معاونین کو اجر عظیم سے نوازے۔ آمین

اجتماع یاری پورہ کے بعد مرکزی وفد مورخہ ۱۵/۹/۸۷ کو بخیر و عافیت واپس قادیان پہنچا۔ اللہ تعالیٰ اس دورہ کے بہتر نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین۔

درخواست ہائے دعا

○ — مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ سلسلہ مدراس پسلی میں شدید درد اٹھنے کے باعث ایک پرائیویٹ نرسنگ ہوم میں زیر علاج ہیں موصوف کی شفائے کاملہ و عاجلہ کے لئے۔

○ — مکرم مولوی سید فضل عمر صاحب کٹکی سابق مبلغ سلسلہ اپنے ماموں مکرم مسعود احمد رضی اللہ، عزیز شیخ منور احمد سلمہ ابن مکرم شیخ عبد الرقیب صاحب مرحوم اور ہمشیرہ عزیزہ فریدہ خاتون صاحبہ کی کامل صحت و شفایابی نیز اپنی اور اپنے اہل و عیال کی صحت و عافیت کے لئے ○ — مکرم ظہور احمد خان صاحب ساکن مالو کشمیر اپنی بڑی بیٹی کے B.A. فائنل منجھلی بیٹی کے B.Sc. فائنل اور چھوٹی بیٹی کے میڈیکل سال اوّل میں نمایاں کامیابی کے لئے ○ — مکرم مولوی سید صباح الدین صاحب انسپکٹر بیت المال آمد اپنی بڑی ہمشیرہ مکرمہ نسیمہ خاتون صاحبہ اہلیہ مکرم شبیر علی خان صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ سورو کی کامل و عاجل شفایابی، مکرم ماسٹر محمد اکرام صاحب ساکن بھترت پور رسیوان زہار، کی بی ایڈ کے امتحان میں نمایاں کامیابی نیز ان کی والدہ جو اکثر بیمار رہتی ہیں کی کامل و عاجل شفایابی اور پریشانیوں کے ازالہ کے لئے

○ — مکرم مظفر احمد صاحب سشنجہ احمدی یادگیر کے اپینڈکس کا آپریشن ہوا ہے آپریشن کی کامیابی اور کامل صحت یابی کے لئے قارئین سے دعا کی عاجزانہ درخواست کرتے ہیں۔ (ادارہ)

قسط دوم

قرآن کریم کی پیشگوئیاں زمانہ حاضر کے متعلق

تقریر مکرم مولوی عبدالحق صاحب فضل نائب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ بر موقعہ جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۸۶ء

حضرت مسیح موعود علیہ السلام یاجوج ماجوج کی نشان دہی کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"جیسا کہ خدا نے مجھے سمجھایا ہے۔ یاجوج ماجوج وہ قوم ہے جو تمام قوموں سے سب سے زیادہ دنیا میں آگ سے کام لینے میں اُستاد ہے۔ بلکہ اس کی موجود ہے۔ بلکہ ان ناموں میں اشارہ ہے کہ ان کے جہاز ان کی ریلیں ان کی کلیں آگ کے ذریعہ سے چلیں گی۔ اور ان کی لڑائیاں آگ کے ذریعہ سے ہوں گی۔ اور وہ آگ سے خدمت لینے کے فن میں تمام دنیا کی قوموں سے فائق ہونگے۔ اور اس وجہ سے وہ یاجوج و ماجوج کہلائیں گے۔ سنو! وہ یورپ کی قومیں ہیں۔"

(ایام الصلح صد ۱۸۲)

"یاجوج ماجوج کی نسبت تو فیصلہ ہو چکا ہے جو یہ دنیا کی بلند اقبال قومیں ہیں۔ جن میں سے ایک انگریز اور دوسرے روسی ہیں۔ یہ دونوں قومیں بلندی سے نیچے کی طرف حملہ کر رہی ہیں۔ یعنی اپنی خدا داد طاقتوں کے ساتھ فتحیاب ہوتی جاتی ہیں۔"

(ازالہ اوہام)

ایٹم و ہائیڈروجن و نیپام بموں کے متعلق پیشگوئیاں

ان اقوام نے ایٹم بم اور ہائیڈروجن بم و نیپام بم ایجاد کر کے تمام دنیا کو تباہی کے کنارے پر کھڑا کر دیا ہے۔ اس کے متعلق بھی قرآن کریم میں پیشگوئیاں موجود ہیں۔ فرمایا :-

یوم تکون السماء کالمھل
و تکون الجبال کالعھن ۔
(معارج ع۱)

اس دن شدت حرارت کی وجہ سے آسمان پگھلائے ہوئے تانبے کی طرح ہو جائے گا اور پہاڑ دھنی ہوئی روئی کی طرح ہو جائیں گے۔ یعنی ایسی ایجادیں نکل آئیں گی جیسے ایٹم بم اور ہائیڈروجن بم و نیپام بم جن کے گرنے سے پہاڑوں جیسی مضبوط چیز بھی روئی کے گالوں کی طرح اُڑ جائیں گی۔

فارتقب یوم تاتی السماء
بدخان مبین یغشی الناس
ھذا عذاب الیم۔ (الدخان)

یعنی تو اس دن کا انتظار کر جس دن آسمان پر ایک کھلا کھلا دھواں ہوگا۔ جو سب لوگوں پر چھا جائے گا۔ یہ درد ناک عذاب ہوگا۔ ظاہر ہے کہ ان آیات میں ایٹم بم اور ہائیڈروجن بم اور نیپام بم وغیرہ کا ذکر ہے۔ جس کے پھینکنے پر تمام فضا میں دھواں پھیل جاتا ہے۔ اور آج سائنسدان ان بموں کو قیامت کا پیش خیمہ بھی بتاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آج تمام دنیا کے سیاسی لیڈر کوشش کر رہے ہیں کہ امریکہ اور روس اس ہلاکت خیز اسلحہ پر پابندی لگالیں تاکہ دنیا عالمگیر تباہی سے بچ جائے۔ پس یہ تمام پیشگوئیاں پوری ہو گئیں۔

بنی اسرائیل اور یاجوج ماجوج کے ہاتھوں عربوں کی تباہی کی پیشگوئی

سورہ بنی اسرائیل میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

فاذا جاء وعد الاخرۃ
جئنا بکم لفیفا ۔

یعنی جب مسلمانوں کی تباہی کا آخری وعدہ آئے گا تو اے بنی اسرائیل ہم تم سب کو جمع کر کے پھر یہاں لے آئیں گے۔ چنانچہ روس اور امریکہ کی مدد سے بنی اسرائیل تیرہ سو سال کے بعد پھر فلسطین میں جمع ہو گئے ہیں اور "اسرائیل" نامی حکومت بھی قائم کر رکھی ہے۔ اس پیشگوئی کی تشریح رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح بیان فرماتے ہیں کہ :-

"عربوں کے لئے اس شر اور ہلاکت سے بڑی مصیبت جو قریب آگئی ہے یاجوج ماجوج کی دیوار میں اس حلقہ کے برابر سوراخ ہو گیا ہے" حضورؐ نے اس موقعہ پر انگوٹھا اور اس کے ساتھ کی انگلی کے برابر حلقہ بنا کر دکھایا۔ حضرت زینب بنت جحش نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم یاجوج اور ماجوج کے فتنہ سے ہلاک ہو جائیں گے۔ حالانکہ ہم میں نیک بھی ہوں گے۔ فرمایا ہاں جب بدی بڑھ جاتی ہے تو ایسی طرح ہی ہوا کرتا ہے۔"

(بخاری باب یاجوج و ماجوج)

قرآن و حدیث کی یہ پیشگوئی بھی حرف بحرف پوری ہو چکی ہے اور اس کا اعتراف خود مخالفین احمدیت کو بھی ہے۔ سنہ ۱۹۶۷ء میں جب اسرائیل کے مقابل پر عربوں کو بد ترین شکست ہوئی تو مراکش کے شاہ حسن نے بڑے دُکھ کے ساتھ اس حقیقت کا اعتراف کیا کہ :-

"عربوں کی شکست کی سب سے بڑی وجہ عرب ریاستوں کا عدم اتحاد اور مسلمانوں کے بڑھتے ہوئے گناہ ہیں۔ خدا نے ہمیں ہمارے گناہوں کی سزا دی ہے۔ خدا نے ہمیں ایک اور موقعہ دیا ہے کہ ہم اس کے دئے ہوئے احکامات کی پابندی کریں۔ اور اپنی زندگی کو خدائی قانون کے مطابق ڈھالیں۔ خدا نے اس لئے آنکھیں موڑ لیں کہ ہم خود اس سے دور ہو گئے۔"

(روزنامہ جنگ کراچی ۱۹ جون سنہ ۱۹۶۷ء)

اخبار میثاق لاہور نے لکھا کہ :-

"کم از کم مسلمانانِ عرب کے لئے تو ایک بار ضربت علیھم الذلۃ والمسکنۃ کی وہی کیفیت پیدا ہو گئی ہے جس میں کئی ہزار سال تک بنی اسرائیل مبتلا رہے اس صورتِ حالات کا جتنا ماتم کیا جائے تھوڑا ہے۔ رونے کی اصل جا یہی ہے کہ اس انتہا کو پہنچ جانے کے بعد بھی رجوع الی اللہ کی کوئی صورت نظر نہیں آ رہی۔"

بہر حال یہ پیشگوئی بھی بڑی عظمت کے ساتھ زمانہ حاضر میں پوری ہو گئی ہے۔

مسلمانوں کی حالت زار کے متعلق پیشگوئی

قرآن کریم کی ایک پیشگوئی یہ ہے کہ

قال الرسول یا رب ان
قومی اتخذوا ھذا القرآن
مھجورا ۔

یعنی آئندہ ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس روح پکار اُٹھے گی کہ اے میرے خدا میری قوم نے اس قرآن کو چھوڑ دیا ہے اور پس پشت ڈال دیا ہے احادیث نبویؐ میں اس کی تفاصیل پیش کی گئی ہیں۔ فرمایا :-

"میری اُمت پر ایک زمانہ اضطراب اور انتشار کا آئے گا۔ لوگ اپنے علماء کے پاس رہنمائی کی اُمید سے جائیں گے وہ انہیں بندروں اور سوروں کی مانند پائیں گے۔"

(کنز العمال صد ۱۹۰)

فرمایا :-

"میری اُمت پر بھی وہ حالات آئیں گے جو بنی اسرائیل پر آئے تھے۔ ...... بنی اسرائیل بہتّر فرقوں میں بٹ گئے تھے اور میری اُمت تہتّر فرقوں میں بٹ جائے گی۔ لیکن ایک فرقہ کے سوا باقی سب جہنم میں جائیں گے صحابہ کرام نے عرض کیا ناجی فرقہ کونسا ہے۔ فرمایا کہ جو میرے اور میرے صحابہ کے طریق کو اپنائے گا۔"

(ترمذی کتاب الایمان)

مسلمانوں کی گمراہی کی نشان دہی کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک مقام پر فرماتے ہیں :-

کیوں بنایا ابن مریم کو خدا
سنت اللہ سے وہ کیوں باہر رہا
کیوں بنایا اس کو باشانِ کبیر
غیب دان و خالق و حی و قدیر
مر گئے سب پر وہ مرنے سے بچا
اب تلک آئی نہیں اس پر فناء
ہے وہی اکثر پرندوں کا خدا
اس خدا دانی پہ تیری مرحبا
مولوی صاحب یہی توحید ہے
سچ کہو کس دیو کی تقلید ہے

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری اپنے وجودوں میں اس پیشگوئی کے پورا ہونے کا اعتراف کرتے ہوئے لکھتے ہیں :-

"نام کے بنی اسرائیل تو آنکھوں سے اوجھل ہو گئے مگر آہ کام کے بنی اسرائیل اب بھی موجود اور ترقی پذیر ہیں۔ ہم نے سجادہ نشینی کا فخر حاصل کیا اور عناق اسرائیلی ہاتھ میں لے لی اور اپنا گھوڑا گھوڑ دوڑ میں بنی اسرائیل سے بھی آگے بڑھا دیا۔ ...... واقعہ یہ ہے کہ آج ہم مدعی اہلحدیث بھی حذو النعل بالنعل بنی اسرائیل کی طرح زر پرستی

کا سا لیسی خوشامد اور چاپلوسی وغیرہ کو معبود برحق سمجھ کر اس کی پوجا کرنے لگے "۔

(اہل حدیث ۲۵ ستمبر ۱۹۳۱ء)

"دوسری بات یہ ہے کہ ہم میں سے قرآن مجید بالکل اُٹھ چکا ہے فرضی طور پر ہم قرآن مجید پر ایمان رکھتے ہیں مگر واللہ دل سے اُسے معمولی اور بہت معمولی اور بے کار کتاب جانتے ہیں "۔

(اہل حدیث ۱۴ جون ۱۹۱۲ء)

زندگی ایسوں کی کیا خاک اس دُنیا میں
جن کا اس نور کے ہوتے بھی دل اعمی نکلا

"ایسا زمانہ آئے گا کہ اسلام کا نام رہ جائے گا۔ اور قرآن کا رسم خط اس وقت کے مولوی آسمان کے تلے بدترین مخلوق ہوں گے۔ سارا فتنہ و فساد انہیں کی وجہ سے ہوگا۔ ہم دیکھ رہے ہیں کہ آج کل وہی زمانہ آگیا ہے "۔

(اہلحدیث ۲ اپریل ۱۹۳۱ء)

آج کل پاکستان میں قرآن کریم کی تعلیم کو پس پشت ڈالنے کا ایک نیا اور بدترین ریکارڈ قائم کیا جارہا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کی مخالفت کی آڑ میں اذانیں بند کی گئیں، کلمہ طیبہ کو حکومت کے کارندوں نے پاؤں کے نیچے مسلا۔ مساجد گرائیں قرآن کریم جلائے پاؤں کی ٹھوکریں مار کر بے حرمتی کی اور نعرے لگائے کہ

"ہم کلمہ مٹانے آئے ہیں کلمہ مٹا کے چھوڑیں گے
ہم قبلہ بدلوانے آئے ہیں قبلہ بدلوا کے چھوڑیں گے"

یاد رکھنا چاہیئے کہ قرآن کریم کی تعلیم کو پس پشت ڈالنے کا مسلمان کہلا کر ان لوگوں نے ایک نیا ریکارڈ قائم کیا ہے۔ لہذا یہ بھی پہلوں کی طرح ناکام و نامراد رہیں گے۔

بجھ لیں پھلیں گے ہر سو کلمہ پڑھانے والے
مٹ جائیں گے جہاں سے کلمہ مٹانے والے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ اسی سلسلہ میں خوشخبری سنا چکے ہیں۔ فرمایا:۔

"اے پاکستان کے مظلوم احمدیو تمہیں مبارک ہو کہ بلند ہمت اور شجاعت ذاتی اور اولوالعزمی کے یہ صفات تم سے ظاہر ہو رہے ہیں۔ وہ دن دور نہیں جب اول درجہ کے پالک یافتہ ہو کر تم ان ابتلاؤں سے نکلو گے اور عزت اور عزت کا تاج تمہارے سروں پر رکھا جائے گا۔ وہ دن لازماً آئیں گے کہ مسیح دوراں کو کانٹوں کا تاج پہنانے والے خود کانٹوں میں گھسیٹے جائیں گے۔ اور ذلت اور رسوائی کا تاج ان کے سروں پر رکھا جائے گا "۔

بہر حال احمدیت کی مخالفت کی آڑ میں یہ لوگ قرآن کریم کی اس پیشگوئی کو حرف بحرف پورا کر رہے ہیں کہ اتخذوا ھذا القرآن مھجورا۔

مسیح و مہدی کے ظہور کے متعلق قرآن کریم کی پیشگوئیاں

قرآن کریم کی سورۃ جمعہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دونوں بعثتوں کو جمع کر دیا گیا ہے۔ فرمایا

ھو الذی بعث فی الامیین رسولا منھم

یعنی اللہ تعالیٰ نے ایک عظیم الشان رسول ان امیین میں انہی میں سے مبعوث فرمایا ہے۔ اور دوسری بعثت کی خبر دیتے ہوئے فرمایا۔

وآخرین منھم لما یلحقوا بھم۔

یہ آیت کریمہ جب نازل ہوئی تو صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ آخرین کون ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی ران پر ہاتھ رکھ کر فرمایا

لوکان الایمان معلقًا بالثریا لنالہٗ رجل من ھؤلاء۔

(بخاری کتاب التفسیر)

یعنی اگر ایمان ثریا ستارے پر بھی چلا گیا تو بھی ایسے فارسی الاصل شخص دوبارہ لے آئے گا۔ اس آیت کریمہ اور حدیث نبوی سے ثابت ہو گیا کہ مسیح موعود عربی النسل نہیں بلکہ فارسی الاصل ہے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام خود فرماتے ہیں:۔

"رجل فارس اور مسیح موعود ایک ہی شخص کے نام ہیں۔ جیسا کہ قرآن شریف میں اسی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ وَ آخرین منھم لما یلحقوا بھم یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے ایک اور فرقہ ہے جو ابھی ظاہر نہیں ہوا۔ یہ تو ظاہر ہے کہ اصحاب وہی کہلاتے ہیں جو نبی کے وقت میں ہوں اور ایمان کی حالت میں اس کی صحبت سے مشرف ہوں .... اور میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اسی نے مجھے بھیجا ہے اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے اور اسی نے مجھے مسیح موعود کے نام سے پکارا ہے۔ اور اسی نے میری تصدیق کے لئے بڑے نشان ظاہر کئے ہیں "۔

(تتمہ حقیقت الوحی صفحہ ۶۸)

پس یہ پیشگوئی بھی اپنی پوری شان اور عظمت کے ساتھ پوری ہوئی ہے۔ اور پورے کرہ ارض پر اس کے اثرات چھائے ہوئے ہیں۔

سلسلہ موسویہ اور سلسلہ محمدیہ کے مابین مماثلت کے متعلق پیشگوئیاں

سلسلہ موسویہ کے بھی دو ہی اہم حصے ہیں اوّل حضرت موسیٰ علیہ السلام جو ایک تشریعی نبی تھے جن سے سلسلہ موسویہ کا آغاز ہوا۔ دوم آپ کے بعد چودھویں صدی میں مبعوث ہونے والے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اسی طرح سلسلہ محمدیہ کا آغاز حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوا۔ جن کے بعد چودھویں صدی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام مبعوث ہوئے۔ مماثلت تامہ کے لئے دونوں سلسلوں کے اوّل و آخر میں مطابقت ضروری ہوتی ہے۔ چنانچہ دونوں سلسلوں کے پہلے انبیاء کرام تشریعی نبی ہیں اور دونوں سلسلوں کے آخر میں غیر تشریعی نبی ہیں جو چودھویں صدی میں مبعوث ہوئے دونوں سلسلوں میں مماثلت کے متعلق بنیادی آیت یہ ہے کہ:۔

اِنّا ارسلنا الیکم رسولاً شاھدًا علیکم کما ارسلنا الی فرعون رسولا ۔ (المزمل)

یعنی ہم نے تمہاری طرف ایک عظیم الشان رسول تم پر شاہد بنا کر ایسا ہی بھیجا ہے جیسے فرعون کی طرف حضرت موسیٰ علیہ السلام کو رسول بنا کر بھیجا تھا۔ اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے سلسلہ موسویہ اور سلسلہ محمدیہ کے مابین مماثلت بتا کر ایک عظیم الشان پیشگوئی بیان فرمائی ہے۔ جس کی تکمیل چودھویں صدی میں حضرت مہدی علیہ السلام کی بعثت سے ہوئی ہے۔ اور جس کی تائید نہایت لطیف رنگ میں پورے قرآن کریم سے ہوتی ہے اس کا پہلا قرآنی ثبوت یہ ہے کہ قرآن کریم میں جن انبیاء کرام کی اقوام کا ذکر موجود ہے۔ ان میں سے سب سے زیادہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم کا ذکر موجود ہے۔ اور دوسرے نمبر پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قوم کا ذکر قرآن کریم میں موجود ہے۔ جو دونوں سلسلوں کے مابین مماثلت تامہ کا زبردست ثبوت ہے۔ دوسرا قرآنی ثبوت یہ ہے کہ سب سے زیادہ مرتبہ انبیاء کرام میں سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا نام قرآن کریم میں استعمال ہوا ہے۔ یعنی ۶۹ مرتبہ اور دوسرے نمبر پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام مسیح اور حضرت مریم کا نام مجموعی طور پر استعمال ہوا ہے۔ یعنی ۵۲ مرتبہ جو دونوں سلسلوں کے مابین مماثلت کی حقیقت کو اُجاگر کر رہا ہے۔ تیسرا قرآنی ثبوت یہ ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام کی بعثتوں کے درمیانی عرصہ میں متعدد اسرائیلی انبیاء کرام مبعوث ہوئے۔ مثلاً حضرت داؤدؑ حضرت سلیمانؑ حضرت ذکریاؑ اور حضرت عیسیٰ علیھم السلام۔ قرآن کریم نے بڑی وضاحت کے ساتھ اس اسلوب کو اختیار کیا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معًا بعد اکثر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نام استعمال فرمایا ہے۔ اس سلسلہ میں یہ آیات بطور ثبوت پیش کی جاتی ہیں۔ اوّل

وَلَقَدْ اٰتینا موسیٰ الکتاب وقفینا من بعدہٖ بالرسل وآتینا عیسیٰ ابن مریم البیّنٰت۔

اس آیت کریمہ میں پہلے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا جہرًا ذکر فرمایا۔ پھر درمیانی عرصہ کے رسولوں کا اجمالًا ذکر فرمایا۔ اور آخر میں پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا جہرًا ذکر فرمایا۔

دوم:۔

انّا انزلنا التوراۃ فیھا ھدًی ونور یحکم بھا النّبیون ...... وقفینا باٰثارھم بعیسیٰ ابن مریم۔

اس آیت میں بھی یہی اسلوب اختیار کیا گیا۔

سوم:۔

وما اوتی موسیٰ وعیسیٰ۔ (البقرہ ع ۱۶)

چہارم:۔

وما اوتی موسیٰ وعیسیٰ (آل عمران)

پنجم:۔

وموسیٰ وعیسیٰ ابن مریم۔ (الاعراف ع ۱)

ششم :-
ابراہیم ذموسیٰ وعیسیٰ (شوریٰ ع۲)

ہفتم :-
واذ قال موسیٰ لقومہ ۔۔۔۔ و اذ قال عیسیٰ ابن مریم (الصف)

پس ان آیات سے بالبداہت ثابت ہو جاتا ہے کہ سلسلہ موسویہ اور سلسلہ محمدیہ کے اول و آخر میں مماثلت تامہ پائی جاتی ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے ساتھ ہی یہ تمام آیات پیشگوئی کے طور پر دور حاضر میں پوری ہو گئی ہیں اور یہ کہ سارا قرآن پکار پکار کر اعلان کر رہا ہے کہ حضرت مہدی کی چودھویں صدی میں بعثت ضروری تھی۔ کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد چودھویں صدی میں ہی مبعوث ہوئے تھے۔ لہٰذا یہ تمام آیات کریمہ غیر احمدی علماء کو سرزنش کر رہی ہیں کہ بتاؤ تمہارا مہدی کہاں ہے جبکہ پندرھویں صدی میں سے بھی آٹھ سال گذر چکے ہیں

اسمہٗ احمد کی پیشگوئی

قرآن کریم کی سورۃ الصف کو یہ اہمیت حاصل ہے کہ اس کی ایک ایک آیت ایک ایک پیشگوئی پر مشتمل ہے جو زمانہ حاضر میں پوری ہوئی۔ مگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جو اپنے مثیل ایک احمد رسول کے لئے پیشگوئی کی تھی اور اسے قرآن کریم نے ریکارڈ کیا ہے۔ اور سورۃ الصف کی پیشگوئیوں میں اسے مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ بطور اختصار اسے پیش کر رہا ہوں فرمایا:-

و مبشراً برسول یأتی من بعدی اسمہٗ احمد۔

یعنی میں ایک احمد رسول کی بشارت دیتا ہوں جو میرے بعد آئے گا۔

حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا نام محمد رکھا گیا تھا۔ لہٰذا قرآن کریم میں بھی ہر جگہ یہی نام استعمال ہوا۔ کلمہ شہادت، درود شریف اور اذان میں بھی یہی مبارک نام پڑھا جاتا ہے۔ پھر بھی حضور نے اسی نام "محمدؐ" کی ہی پیروی کی تھی۔ البتہ حضور کا صفاتی نام احمد بھی تھا، جس کے مظہر اتم حضرت مہدی علیہ السلام بن کر مبعوث ہوئے۔ جن کا ذاتی نام احمد ہے۔

"غلام" کا لفظ خاندانی اشتراک رکھتا ہے حدیث نبوی میں بھی مہدی کا نام احمد بتایا گیا ہے۔ فرمایا:-

جب بارہ سو چالیس سال گذر جائیں گے اللہ تعالیٰ مہدی کو بھیجے گا جس کا نام

(احمد بھائی دہ ترپنشور)

چنانچہ اسی زمانہ میں حضرت مہدی علیہ السلام پیدا ہوئے تھے۔ خود حضرت مہدی علیہ السلام نے بھی اس پیشگوئی کا مصداق خود کو قرار دیا ہے۔ فرمایا:-

"یہ لوگ بار بار پوچھتے ہیں کہ قرآن کریم میں کہاں نام آتا ہے تم ... ان کو معلوم نہیں کہ خدا نے میرا نام احمد رکھا ہے ..... احمد نام پر بیعت لیتے ہیں۔ کیا یہ نام قرآن شریف میں موجود نہیں؟"

(الحکم ۱۷ اکتوبر ۱۹۰۵ء)

پھر سورہ الصف میں بتایا گیا ہے کہ و ھو یدعیٰ الی الاسلام

یعنی اسے غیر مسلم قرار دے کر کہا جائے گا کہ آؤ مسلمان ہو جاؤ۔ اس پیشگوئی کو پاکستان کے حکمران اپنے ہاتھوں سے بڑی شان کے ساتھ پورا کر رہے ہیں۔ کہ حضرت مہدی علیہ السلام اور جماعت احمدیہ کو غیر مسلم قرار دے کر اسلام کی طرف بلاتے ہیں اور ظلم و تشدد اور بربریت کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ اور قرآن کریم کی پیشگوئی و ھو یدعیٰ الی الاسلام کو اپنے ہاتھوں سے پورا کر رہے ہیں۔

ہے قصور اپنا ہی اندھوں کا وگرنہ وہ نور
ایسا چمکا کہ صد نیّر بیضا نکلا!

فٹ بال ٹورنامنٹ
میں
ایک احمدی نوجوان کی شاندار کامیابی

عزیز محمد عظمت اللہ صاحب غوری حیدر آباد نے ۳ تا ۸ ستمبر میو کالج اجمیر میں منعقد ہوئے ہندوستان کے تیرہ سکولوں اور دیگر کالجز کی ۱۹ ٹیموں کے فٹ بال ٹورنامنٹ میں اپنی ٹیم کے کپتان اور گول کیپر کی حیثیت سے حصہ لیا۔ اس نوجوان کو ہدایت کی گئی تھی کہ وہ ہر میچ سے پہلے دو رکعت نفل ادا کرے اور دعا بھی کرے۔ الحمد للہ کہ تمام میچوں کے مقابلہ میں ان کی ٹیم اوّل رہی اور مخالف ٹیم ان کے مقابلہ میں ایک بھی گول نہ کر سکی۔ الحمد للہ۔

الحمد للہ انہیں گولڈ میڈل شیلڈ اور سرٹیفکیٹ دیئے گئے۔ سچ ہے ؎

ہر کھیل میں ہر دوڑ میں اونچا ہے تیرا علم
اے قادیاں دار الاماں اونچا ہے تیرا نشاں

طلبی پر سکندر آباد اسٹیشن پر ان کا پرتپاک استقبال کرنے والوں میں خدام الاحمدیہ حیدر آباد کے علاوہ اساتذہ طلباء اور پرنسپل گورنمنٹ پبلک سکول بھی تھے۔ قارئین سے درخواست دعا ہے کہ

ہ- اللہ تعالیٰ عزیز موصوف کے لئے یہ اعزاز مبارک کرے- آمین- خاکسار حمید الدین شمس مبلغ سلسلہ۔

لندن کی پندرہ روزہ تربیتی کلاس

(بقیہ صفحہ اوّل)

ناہید وسیم صاحبہ نے نماز پر مفصل لیکچر دیا۔ جس میں نماز کی اہمیت اس کے اوقات اور قرآن و حدیث کی رو سے نماز کی فضیلت بیان کی گئی۔

کلاس لجنہ ٹوٹل حاضری :- ۲۴

ممبرات لجنہ کی انچارج محترمہ حامدہ فاروقی صاحبہ تھیں۔ لجنہ اور ناصرات کے صبح کے لیکچر اکٹھے ہوتے رہے۔ دوپہر کے بعد کلاسیں علیحدہ ہوتی تھیں ۔

محترمہ امۃ المجید چوہدری صاحبہ نے محترمہ نیلوفر وسیم صاحبہ، محترمہ شاہینہ صادق صاحبہ، محترمہ حامدہ فاروقی صاحبہ، محترمہ ثریا صادق صاحبہ اور محترمہ ناہید وسیم صاحبہ نے مختلف موضوعات پر لیکچر دیئے۔

سلائی ناصرات اور لجنہ کی سلائی کی ذمہ داری راضیہ قمر صاحبہ کے سر تھی۔ اس دفعہ سلائی میں شلوار قمیص کاٹنی اور سینی سکھائی گئی۔ مشین راضیہ قمر صاحبہ گھر سے لے آئی تھیں۔ کلاس کے آخر میں دو بچیوں نے تھری پیس سوٹ مکمل کر کے پہن لئے تھے ایک بچی نے قمیض مکمل کر لی تھی۔

سٹال دوران تربیتی کلاس سٹال کی ذمہ داری محترمہ راضیہ قمر صاحبہ پر تھی۔ تمام شاپنگ انہی نے کی اور سٹال کی نگرانی محترمہ امۃ الحی حنیف صاحبہ، محترمہ شمیم صغیر صاحبہ اور محترمہ بشریٰ دین صاحبہ نے کی۔

وقار عمل وقار عمل کی انچارج محترمہ سلیمہ منور صاحبہ تھیں۔ ان کے ساتھ معاون کوئی نہیں تھی۔ مگر پھر بھی انہوں نے تمام کام بہت محنت اور خوش اسلوبی سے کیا۔ ڈرائینگ ہال، گراؤنڈ کی صفائی کے لئے دس لڑکیوں کا گروپ دیا جاتا تھا۔ ڈامسٹری کی صفائی ہر روز لڑکیاں کرتی ہیں۔ جمعہ کے دن چھٹی پر سب نگران اور انتظامیہ اور لڑکیاں جنرل صفائی میں لئے مدد کرتی تھیں۔ سمر اسکول شروع ہونے سے پہلے کچن، ڈامسٹری، اسمبلی ہال، گراؤنڈز اور ڈائیننگ ہال کی حالت قابل رحم تھی لیکن کام شروع کرنے سے پہلے سب جگہ صفائی کرائی گئی اور سمر اسکول ختم ہونے پر سارا اسلام آباد صاف ستھرا کر کے دیا گیا۔ تمام لڑکیوں کو ڈامسٹری صاف ستھرے رکھنے پر چاکلیٹ انعام دیا گیا۔

سپورٹس سپورٹس کی انچارج محترمہ ناہید وسیم صاحبہ تھیں۔ لجنہ اور ناصرات کو ہر روز شام ۴ بجے کے بعد راؤنڈرز، کرکٹ، ٹینس، بیڈمنٹن اور گھوڑ سواری کروائی گئی۔ گھوڑ سواری کے لئے ۴ LESSON پہلے سے طے کروا دیئے گئے تھے۔ بڑی لڑکیوں کا گروپ نصیرہ قمر صاحبہ اور سلیم ملک صاحب گاڑیوں میں لے کر جاتے رہے۔ ایک دن حامدہ فاروقی صاحبہ بھی نیز گیٹس پہلے دو LESSONS کے پیسے لڑکیوں نے خود ادا کئے۔ آخری دو LESSONS کے پیسے آدھے لڑکیوں نے اور آدھے جماعت نے دیئے۔ اس پر سلیم ملک صاحب نے بہت مدد کی۔

شعبۂ ضیافت اس شعبہ کی انچارج محترمہ ممتاز شریف صاحبہ تھیں ان کی معاونات میں سے محترمہ مریم شاکر صاحبہ ۹ دن، محترمہ منورہ سہگل صاحبہ نے ۱۵ دن، محترمہ صفیہ قریشی صاحبہ نے ۳ دن، محترمہ حفیظ قریشی صاحبہ نے ۲ دن، محترمہ نسرین عبد اللہ نے چار دن اور مسز آئن سہگل نے ایک دن دیا۔ جبکہ نصیرہ دین صاحبہ، امۃ اقبال بٹ صاحبہ نے پورا وقت دیا۔ امۃ الحی حنیف صاحبہ، شمیم صغیر صاحبہ، بشریٰ دین صاحبہ، نرگس گوندل صاحبہ، ثریا ملک صاحبہ اور سلمیٰ منور صاحبہ ناشتہ اور کھانا کھلانے میں مدد کرتی رہیں۔ طالبات، انچارج صاحبات اور اساتذہ کرام کے علاوہ ۲۰ تا ۲۵ مہمانوں کو بھی روز ناشتہ اور کھانا دیا جاتا رہا۔ کھانے میں چاول، نان، بریڈ، گوشت، سبزیاں بھی دیا جاتا رہا۔ ناشتہ میں پراٹھے، انڈے، بونیل انڈے، جام، ابریڈ اور دالیں اشیا کے طور پر (deserts) peaches، ٹرائفل اور آئس کریم دی گئی۔ کھانا کھانے والوں کی تعداد ۱۰۰ سے ۱۵۰ تک رہی۔ ضیافت کی ٹیم نے بہت سخت ڈیوٹی نہایت خوش اسلوبی سے سر انجام دی۔

ٹرانسپورٹ انچارج دین محمد زاہد صاحب، عامر صاحب اور مکرم مولوی عبد الکریم صاحب آتے اور لے جاتے۔ چونکہ لندن سے آنے والوں کی تعداد کم تھی احمدیوں کے انتظامات زیادہ تھے اس لئے دین کو ہی ذمہ کر دیا گیا۔ پھر کچھ عرصہ ثریا صادق صاحبہ اور راضیہ قمر صاحبہ کے ساتھ آتی رہیں۔ نسرین عبد اللہ صاحبہ کی کار بھی استعمال ہوئی۔ ایک دن شاکر صاحب بھی لے کر آئے۔

فسٹ ایڈ فسٹ ایڈ کی انچارج ناصرہ وسیم صاحبہ تھیں۔ خدا کے فضل سے سمر اسکول کے دوران بچیاں ٹھیک رہیں۔ صرف سر درد کی گولیاں دی گئیں۔

سکیورٹی ڈیوٹی مکرم قریشی محی الدین صاحب اور سعید احمد ملک صاحب نے پورا وقت سکیورٹی کی ڈیوٹی دی۔

نگران ہر جماعت کو پہلے سے لکھ کر بھیج دیا گیا تھا کہ جو جماعت بھی اپنی بچیاں بھیجے وہ نگران ضرور ساتھ بھیجیں چنانچہ کرائیڈن کی

بچیوں کی نگرانی مسز اقبال بٹ صاحبہ نے دانیقم سٹڈی کی بچیوں کی نگرانی پہلے ہفتے بشریٰ مجید سیالکوٹی صاحبہ اور دوسرے ہفتے جمیلہ اختر صاحبہ نے بڑوں کی بچیوں کی نگرانی نسرین نعیم اختر صاحبہ اور بیگم [illegible] کی بچیوں کی نگرانی امینہ مختار صاحبہ بطور نگران کے آنے سے انتظامیہ کی ذمہ داریوں میں کافی سہولت ملی۔ اس سلسلہ میں محترمہ عائشہ صادق اور روزی نے بھی مدد کی۔

اساتذہ | ناظمہ اعلیٰ سمر اسکول محترمہ بیگم سلام صاحبہ انچارج سمر سکول

خاکسارہ ثریا تاذی نائبہ انچارج سمر سکول نصیرہ نور صاحبہ اور ناہید وسیم صاحبہ نائبہ اور انچارج شعبہ انگلش ناہید وسیم صاحبہ

انچارج شعبہ وقار عمل | سلیمہ منور صاحبہ

کارکنات شعبہ ضیافت | مریم شاکر صاحبہ ممتاز صاحبہ، منصورہ دین صاحبہ

انچارج کلاسز و ناصرات | صادقہ خالد صاحبہ۔

اس دفعہ خدا کے فضل سے تمام کاروائی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے فرمان کے مطابق انگلش بلکہ ہوتی رہی۔

ہر روز کی اردو رپورٹ نصیرہ نور صاحبہ اور انگلش رپورٹ ناہید وسیم صاحبہ نے لکھی یعنی اور شملہ کی نمازیں کے درمیان اسمبلی یا لشن بچیوں کو سنایا جاتا رہا اور لڑکیاں ہی اس کا انتظام کرتی رہیں۔ ایک دن نظموں کا مقابلہ ہوا۔ جیت بانٹی کروائی گئی۔ سوال و جواب کی محفل منعقد کی گئی۔ رات کو ۱۲ بجے انتظامیہ آخری راؤنڈ لیتی رہی۔ روزانہ ڈائمیٹرز اور اس کے ارد گرد چیک کیا جاتا رہا۔ مورخہ ۲۷/۸/۸۷ کو سیمینار کروایا گیا جس میں سیرت و ادم پر حسینہ انعام کھلے نے میری ایش کی صاحبہ مسز رضا بٹ نے اور امتہ المجیب چوہدری صاحبہ نے اسلام پہ لیکچر دیئے جن پر بچیوں نے سوال کئے۔

اختتامی کاروائی | مورخہ ۲۸/۸/۸۷ کو ۴ بجے شام آخری کاروائی منعقد ہوئی جس کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے آغاز کیا گیا۔ نظم کے بعد محترمہ بیگم سلام صاحبہ اور خاکسارہ ثریا تاذی نے بچیوں اور کارکنات سے خطاب کیا۔

محترمہ بیگم سلام صاحبہ نے سب کارکنات کا شکریہ ادا کیا اور بچیوں کو نصیحت کی کہ وہ جو کچھ سیکھ کر جا رہی ہیں اس پر عمل کریں۔ دوسروں کے لئے بہترین نمونہ بنیں تا جو بچیاں یہاں نہیں آئیں وہ آپکی تربیت اور تبدیلی کو نمایاں محسوس کریں اور آئندہ سال ان میں بھی آنے کا جذبہ پیدا ہو۔ حامدہ نادر قادر صاحبہ نے ۹۵ سے متعلق خاص تحریک کی کہ پیشتر ہی

موقع ہے اس کے لئے آپ اب جو کچھ کریں گی آئندہ نسلیں آپ کو یاد رکھیں گی۔

نیک لجنہ کی ساری لڑکیوں کو سرٹیفیکیٹ اور انعام دیئے گئے۔ ان کا رزلٹ یہ رہا۔

اوّل قدسیہ صمد

دوئم۔ قدسیہ طاہرہ بھاگن

سوئم۔ انیسہ مرزا

سوئم۔ نسیم طارق

ناصرات کی بچیوں کو محترمہ سلام صاحبہ نے سرٹیفکیٹ دیئے اور سب بچیوں نے بہت شوق دکھایا۔ ناصرات کا نتیجہ یہ رہا

ناصرات کے فولڈرز کا رزلٹ :-

اوّل۔ عائشہ صادق آل، عطیہ جاوید

دوئم۔ صوفیہ محمود، کشور طارق۔

سوئم۔ عاصمہ غازی، معصومہ ڈار، عابدہ رحمان۔۔

بچیوں کو انعامات دینے کے بعد محترم عطاء المجیب صاحب راشد صاحب تشریف لائے اُن کی اور اُن کی بیگم صاحبہ کی زیر صدارت سوال و جواب کی محفل ہوئی۔ لڑکیوں نے سوالات تحریر کر دیئے جن کا محترم امام صاحب نے قرآن و حدیث کی رُو سے مفصل اور تسلی بخش جواب دیا۔ سوال و جواب کی محفل تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ جاری رہی۔ اختتام پر محترم امام صاحب نے دعا کروائی اور سمر سکول کی کاروائی ذرا جلدی ہی اختتام پذیر ہوئی۔ تمام کارکنات اور مہمان خواتین کو چائے کیک اور پیٹیز وغیرہ سے تواضع کی گئی۔ بچیوں کو جوس اور بسکٹ دیئے گئے۔

محترمہ بیگم سلام صاحبہ سمیت کارکنات اور نگران سب نے کہ واپس تشریف لے گئیں۔ اسی طرح کم و بیش ساری بچیاں بھی رات تک واپس گھروں کو چلی گئیں۔

چونکہ پیشتر محترمہ رقیہ درد صاحبہ جلسہ کے موقعہ پر ولایت کے لئے تشریف لائی ہوئی تھیں۔ اُنہوں نے ایک لیکچر انگلش میں ہستی باری تعالیٰ پر دیا۔ اس کے علاوہ دو دن تربیتی کلاس میں ان کا دین کی کاروائی کو دیکھتے ہوئے ان کے لئے یہ ایک نئی چیز تھی اور اچھی بھی ہوئیں۔

تہہ دل سے ان تمام بہنوں اور بچیوں کی تہہ دل سے مشکور ہوں جنہوں نے کسی نہ کسی رنگ میں اس کلاس کو کامیاب بنانے میں حصہ لیا۔ جزاہم اللہ تعالیٰ خیراً۔

اعلان

مکرم اشیخ منیر احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ مدراس کو ناکندہ اخبار بدر بھارت احمدیہ مدراس مقرر کیا گیا ہے۔ احباب جماعت احمدیہ مدراس سے گذارش ہے کہ وہ مکرم موصوف کو حتی المقدور تعاون فرماویں۔ جزاکم اللہ۔ (مینیجر بدر)

انتخاب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ بھارت کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آئندہ دو سالوں (۱۹۸۷ تا ۱۹۸۹) کے لئے صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان کے انتخاب کی منظوری عنایت فرما دی ہے۔ یہ انتخاب سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے موقعہ پر مورخہ ۱۱ر اکتوبر ۱۹۸۷ء کو عمل میں آئے گا۔

از روئے دستور اساسی خدام الاحمدیہ کسی عہدیدار کے انتخاب کے وقت درج ذیل امور مد نظر رکھے جائیں گے۔

(۱) وہ پنجوقتہ نماز باجماعت کا پابند ہو۔

(۲) جماعت اور مجلس کے لازمی چندوں کا بقایا دار نہ ہو۔

(۳) خوش اخلاق، دیانتدار اور مجلس کے نظام کا پابند ہو۔

(۴) وہ متقی المقدور اسلامی شعائر کی پابندی کرنے والا ہو مثلاً داڑھی رکھے۔

(۵) صدر مجلس کے لئے لازمی ہوگا کہ وہ مرکز میں رہائش رکھتا ہو۔

(۶) صدر مجلس کے انتخاب کے لئے صرف ایسے خدام کا نام پیش کیا جا سکے گا جن کی مجلس میں رکنیت کی میعاد قواعد کی رُو سے صدارت کی میعاد سے قبل ختم نہ ہو جائے۔

(۷) صدر مجلس کے انتخاب کے لئے مجلس شوریٰ کے اجلاس میں تین نام پیش کئے جائیں گے اور مجلس شوریٰ تین ناموں کا انتخاب کرے گی بایں طریق ہر نمائندہ کو تین ووٹ دینے کا حق ہوگا۔

(۸) منتخب شدہ تمام حاصل کردہ ووٹوں کی تعداد کے ساتھ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں آخری فیصلہ و منظوری کے لئے پیش کئے جائیں گے۔

(۹) مجلس انتخاب میں تجویز کردہ نام کے حق میں مختصراً دلائل دیئے جا سکیں گے لیکن کسی کے خلاف کچھ کہنے کی اجازت نہ ہوگی۔

(۱۰) یہ انتخاب اعلانیہ ہوگا مثلاً ہاتھ کھڑا کر کے۔ کسی رکن کو یہ اجازت نہ ہوگی کہ وہ انتخابات میں اپنے لئے یا کسی غیر کے لئے اشارۃً یا وضاحتاً پروپیگنڈا کرے۔ البتہ مجلس انتخاب میں صدر اجلاس کی اجازت سے قاعدہ نمبر ۵۹ کی روشنی میں بولنے کا حق ہوگا۔ نیز انتخاب کے وقت ہر قائم کے لئے اپنا رائے دہندگی استعمال کرنا فرض ہوگا۔

(۱۱) ان انتخابات میں جانبدارانہ حربہ سے کام لینا سخت ممنوع ہوگا۔

قائدین مجالس اس کے مطابق اپنے نمائندگان کو انتخاب کے لئے تیار کر کے بھجوائیں۔

معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

دعائے مغفرت

میرے چچازاد بھائی اور بہنوئی مکرم صلاح الدین صاحب امینی ہڈی نویلا انگلینڈ حرکت قلب بند ہونے کے سبب ۱۷ر ستمبر کو اچانک وفات پا گئے ہیں۔ مرحوم نے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے اور مرحوم کی مغفرت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ آج مورخہ ۲۶ر ستمبر کو مسجد اقصیٰ میں نماز جنازہ غائب ادا کی گئی۔

خاکسار شریف احمد امینی قادیان۔

اعلان نکاح | عزیزم رفیق احمد خان ابن مکرم ماسٹر سلطان احمد خان صاحب ساکن ستر اتحصیل بودھا ضلع ہمیرپور یو۔پی کا نکاح ہمراہ عزیزہ نصیرہ اختر بیگم بنت مکرم بہادر خان صاحب مرحوم درویش قادیان مبلغ ہزار روپیہ حق مہر پر مورخہ ۱۱/۹/۸۷ بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان نے پڑھا۔

احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کیلئے باعث برکت و مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔

خاکسار منظور احمد گھمٹہ کے مجہد درویش قادیان

ضروری ہدایات

بابت انتخاب صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان!

آئندہ پانچ سال یعنی دسمبر ۱۹۸۷ء سے دسمبر ۱۹۹۲ء تک کے لئے انتخاب صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ بھارت کا انشاء اللہ العزیز اس سال جلسہ سالانہ کے موقعہ پر مورخہ ۱۹/۱۲/۸۷ کو مجلس شوریٰ میں عمل میں آئے گا۔ اس سلسلہ میں مندرجہ ذیل ہدایات مدنظر رکھنی ضروری ہیں:۔

۱۔ صدر لجنہ مرکزیہ کا قادیان میں رہائش پذیر ہونا ضروری ہے۔

۲۔ تین نام قادیان سے انتخاب کر کے تمام لجنات کو بھجوا دیئے جائیں گے۔ ہر لجنہ اپنی تمام ممبرات سے اجلاس عام میں ووٹ لے کر تجویز شدہ نام نمائندگی کے ذریعہ جلسہ سالانہ پر بھجوائیں۔

۳۔ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر یہ انتخاب اس لئے رکھا گیا ہے کہ ہندوستان بھر سے اس موقعہ پر بھارت کی لجنات کی ممبرات مرکز میں تشریف لاتی ہیں۔ امید کی جاتی ہے کہ اس سال ہر لجنہ کم از کم ایک نمائندہ شرکت کے لئے ضرور بھجوائے گی۔

۴۔ اگر کسی وجہ سے کسی لجنہ کی نمائندہ انتخاب کے موقعہ پر شرکت نہ کر سکے تو ایسی لجنہ اپنی رائے تحریری طور پر بذریعہ رجسٹری ۱۰ ر نومبر ۱۹۸۷ء تک دفتر لجنہ مرکزیہ کے پتہ پر ضرور بھجوائیں۔

۵۔ ہر لجنہ اپنی ممبرات کی تعداد کے لحاظ سے ہر پچیس ممبرات پر ایک نمائندہ چن کر بوقت انتخاب مرکز میں بھجوا سکتی ہے۔ بیرون قادیان لجنات سے اگر ممبرات کی تعداد کے مطابق زیادہ نمائندگان نہ آ سکتی ہوں تو اس موقعہ پر کم از کم ایک نمائندہ ضرور آئے۔

۶۔ بیرون قادیان لجنات جس کو اپنا نمائندہ بنا کر بھجوائیں اسے اپنی لجنہ کی رائے سے آگاہ کر دیں تاکہ انتخاب کے موقعہ پر وہ اس ممبر کے حق میں ووٹ دے جس کے بارے میں اس کی لجنہ نے فیصلہ کیا ہو۔ اس نمائندہ کی اپنی ذاتی رائے نہیں ہونا چاہیئے۔

۷۔ ہر نمائندہ کے پاس اپنی صدر لجنہ مقامی کی تصدیقی چٹھی ہونی چاہیئے کہ وہ اس لجنہ کی طرف سے بطور نمائندہ شرکت کر رہی ہے۔ ایسی تصدیق کے بغیر اس کو شرکت کی اجازت نہیں ہوگی۔

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

احمدیہ مسلم کانفرنس اترپردیش

احباب جماعت احمدیہ اترپردیش (یو-پی) کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ اس سال آل اترپردیش احمدیہ مسلم کانفرنس مورخہ ۲۴، ۲۵ ر اکتوبر بروز ہفتہ اتوار آگرہ میں منعقد ہوگی۔ احباب کانفرنس کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ کانفرنس میں احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں شمولیت فرمائیں۔ کانفرنس کے اخراجات کے لئے احباب جماعت میں جلد اپنا حصہ بذریعہ منی آرڈر مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال فرمائیں اور کانفرنس کے متعلق جملہ معلومات حاصل کرنے کے لئے حسب ذیل پتہ پر خط و کتابت فرمائیں۔

مکرم ماسٹر ریاض احمد خان صاحب صدر مجلس استقبالیہ
پوسٹ آفس رائبھا براستہ اچھنیرہ ضلع آگرہ (یو-پی)
283101

(ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

أفضل الذكر لا اله الا الله
حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

منجانب: ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چیت پور روڈ کلکتہ ۷۰۰۰۷۳
MODERN SHOE CO.
31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD
PHONE - 276475
RESI - 273503
CALCUTTA-700073.

الخیر کلّہ فی القرآن
ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے۔
(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA
PHONE, 279203
CARDBOARD BOX MFG- CO.
MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD
CORRUGATED BOXES & DISTINCTIV PRINTERS
15, PRINCEP STREET, CALCUTTA, 700072.

اے کرم کو بھیجے لوگوں کو زماں کی طرف ۔ نیز دے توفیق تا وہ کچھ کریں سوچ و بچار

رائچوری الیکٹریکلس (الیکٹرک کنٹریکٹر)
RAICHURIELECRICALS
(ELECTRIC CONTRACTOR)
TARUN BHARAT CO-OP. HOUSE SOCT
PLOT NO. 6, GROUND FLOOR
OLD CHAKALA, OPP, CIGARETTE FACTORY
ANDHERI (EAST)
PHONES OFFICE. 6348179
RESI. 629389
BOMBAY-400099.

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھُوَ النّاصِر
کراچی میں معیاری سونے کے زیورات بنوانے اور خریدنے کے لئے تشریف لائیں۔
الرؤف جیولرز
۱۴۔ خورشید کلاتھ مارکیٹ۔ حیدری۔ شمالی ناظم آباد کراچی
(فون نمبر: ۶۱۶۰۲۹)

حقیقت یہ ہے کہ دعا کا فلسفہ بھی تقویٰ کے بغیر سمجھ نہیں آ سکتا۔
(حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ)

آٹو ونگس
AUTOWINGS.
13-SANTHOME HIGH ROAD
MADRAS-600004
PHONES 76360
74350

ینصرک رجال نوحی الیھم من السماء
(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)
تیری مدد وہ لوگ کریں گے
جن پر ہم آسمان سے وحی کریں گے

پیشکردہ: کرشن احمد گوتم احمد اینڈ برادرس ـ سٹاکسٹ جیون ڈرلیسر ـ مدینہ میدان لارڈ ـ بھدرک ـ ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)
پروپرائیٹر: شیخ محمد یونس احمدی ـ فون نمبر: 294

"میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں!"
(ارشاد حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)
NO,75, FARAH COMMERCIAL COMPLEX
J.C. ROAD, BANGALORE - 560002.
PHONE NO-228666.
محتاج دعا: اقبال احمد جاوید مع برادران جے ـ این روڈ لائنز
اینڈ جے ـ این انٹرپرائیسز

پندرھویں صدی ہجری غلبہ اسلام کی صدی ہے۔
(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ علیہ)
پیشکش:
SAIRA Traders
WHOLE SALE DEALER IN HAWAI & PUC CHAPPALS.
SHOE MARKET, NAYAPUL, HYDERABAD - 500002
PHONE NO 522860

"ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے" (کشتی نوح)
پیشکش:
ROYAL AGENCY
PRINTERS, BOOKSELLERS & ADUCATIONAL SUPPLIERS
CANNANOOR 670001　PHONE. 4478.
HEAD OFFICE　P.O. PAYANGADI 670303 (KERALA)
PHONE. NO — 12.

فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے (ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ)
احمد الیکٹرانکس
کورٹ روڈ اسلام آباد (کشمیر)
گڈلک الیکٹرانکس
انڈسٹریز روڈ ـ اسلام آباد (کشمیر)
امپائر ریڈیو ـ ٹی ـ وی ـ اوشا پنکھوں اور سلائی مشینوں
کے ڈیلر

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے" (ملفوظات جلد ہشتم ص۱۲۱)
الائیڈ گلو پروڈکٹس
بہترین قسم کا گلو تیار کرنے والے
(پتہ)
نمبر ۲/۴/۲۴ عقب کاچی گوڑہ ریلوے اسٹیشن حیدرآباد ۲۷ (آندھرا پردیش)
(فون نمبر: [illegible])

"میں اس بات کا مخالف ہوں کہ دین کیلئے تلوار اٹھائی جائے۔"
(ارشاد مسیح)
AIR ®
CALCUTTA—15
پیش کرتے ہیں۔
آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ہوائی چپل ہنیز ربر پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!